خداوند مصیبتوں میں بھی سکھاتا ہے

(The Lord Works Through Sufferings)

مطالعہ کیجیے: ایوب کی کتاب

خداوند جس طرح ایوب کے ساتھ پیش آیا وہ طریقہ ان سب کے لئے انتہائی قدر و قیمت کا حامل ہے جن کا ایمان، مشکلات، تکالیف یا کئی قسم کے دُکھوں سے آزمایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یعقوب نے خدا کے لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایوب کی زندگی سے درج ذیل نتیجہ اخذ کیا اور لکھا:

”دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور خداوند کی طرف سے جو اس کا انجام ہوا اسے بھی معلوم کر لیا جس سے خدا وند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔“ (یعقوب 5:11) شاید کچھ لوگ یعقوب کے اس بیان سے متفق نہ ہوں جو اس نے ایوب کی زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ”خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔“ وہ لوگ یہ بحث کرتے ہیں کہ خداوند رحیم اور شفیق ہوتے ہوئے ایوب کو کیسے اتنی مصیبتوں سے گزرنے دیتا ہے۔ وہ مثال دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ جب خداوند کے حضور شیطان آیا اور بتایا کہ وہ ”زمین پر اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا اور سیر کرتا ہوا آیا“ ہے (ایوب 1:7 ;2:2)، تب خداوند نے اس کے سامنے ایوب کا نام لیا تھا؛ ”کیا تو نے میرے بندہ ایوب کے حال پر بھی کچھ غور کیا؟ کیونکہ زمین پر اس کی طرح کامل اور راستباز آدمی جو خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہو کوئی نہیں۔“ (ایوب 1:8)

خداوند نے نہ صرف ایوب کا نام لیا بلکہ جب شیطان نے اس کے ایمان کی پختگی پر سوال کیا تو خداوند ہی نے اس کو اجازت دی کہ وہ ایوب سے سب کچھ چھین سکتا ہے ماسوائے اس کی زندگی کے (ایوب 1:12;2:6)۔ تب شیطان نے جا کر ایوب پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دیئے۔ سب سے پہلے اس کے مال مویشی، پھر نوکر چاکر پھر اس کے تمام بچے (ایوب 1:13-19) اور آخر میں اس نے ”ایوب کو تلوے سے چاند تک دردناک پھوڑوں سے دکھ دیا“ (2:7)

آپ ایوب کی تکلیف اور بڑے دکھ کا اندازہ کیجیے کہ وہ اپنے آپ کو کھجانے کے لئے ایک برتن کا ٹوٹا ہوا ٹھیکرا لے کر راکھ پر بیٹھ گیا (2:8)۔ اس کے اندوہناک غم کا اندازہ کیجئے کہ وہ اپنے مال متاع اور بالخصوص خاندان کو کھو بیٹھا تھا۔ اس کے دِلی دُکھ کا اندازہ کیجئے کہ وہ اپنے جنم دن پر ہی لعنت کرنے لگتا ہے: ”میں رحم ہی میں کیوں نہ مر گیا؟ میں نے پیٹ سے نکلتے ہی جان کیوں نہ دے دی؟“ (3:11)

اس کی اپنی بیوی نے خدا کی اچھائی پر سوال اُٹھایا اور اسے بھی اکسانے کی کوشش کی کہ 'خدا پر لعنت کر اور مر جا!'' (9:2)۔اس کے تین نام نہاد ''دوستوں'' (الیفز، بلدد اور ضوفر) نے اس کے دکھ میں مزید اضافہ اس وقت کر دیا جب انہوں نے ایوب کے ایمان کی پختگی اور راستبازی پر شک کیا اور اس سے یہ تکرار کی کہ تمام مصائب اور آرام اس کے اپنے ہی گناہ کے باعث آئے ہیں۔ (ایوب 4:1-25:6)

ان تمام باتوں پر طُرح اس وقت ہوئی جب ایوب نے یہ تصور کرنا شروع کیا کہ خداوند نے اسے چھوڑ دیا ہے اور نہ اسے جواب دے رہا ہے اور نہ ہی اس کے حالات میں دخل اندازی کر رہا ہے۔

ایوب کی اس شدید تکلیف دہ صورتحال کو مدِنظر رکھتے ہوئے یعقوب نے کیسے یہ لکھ دیا کہ، ''خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے'' (یعقوب 11:5) کیا آپ کے ذہن میں بھی بہت سے لوگوں کی طرح یہ سوال آیا کہ رحم اور ترس سے بھرا ہوا خدا کیسے اپنے بچوں پر مشکلات آنے دے سکتا ہے؟ شاید آپ ابھی مشکلات سے دوچار ہوں اور یہی سوچتے ہوں کہ کیا خداوند واقعی رحیم اور شفیق ہے؟ کیا وہ قریب ہے؟ کیا اسے ہماری فکر ہے؟ کیا وہ ان حالات میں مداخلت کر کے آپ کو وہ تسلی، اطمینان، رہائی، جوابات اور رحم اور ترس عطا کرے گا جس کے آپ شدید ضرورت مند ہیں؟ اگر آپ ایسے ہی سوالات کے جوابات کے متلاشی ہیں تو پھر ان سچائیوں کو جاننے کے وسیلے جن کے ذریعے خداوند ایوب کے ساتھ پیش آیا آپ کو بہت زیادہ برکت ملنے والی ہے۔

ا۔خداوند قادرِ مطلق ہے اور اپنے بچوں کے تمام معاملات کی نگہبانی کرتا ہے، حتیٰ کہ ہمیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہو پا رہا ہوتا۔ ایوب کا سب سے بڑا المیہ یہ تھا کہ اسے خداوند اپنے نزدیک نہیں لگ رہا تھا۔ ایک موقع پر تو اس نے خداوند سے یہ پوچھا، ''تو اپنا منہ کیوں چھپاتا ہے اور مجھے اپنا دُشمن کیوں جانتا ہے؟'' (ایوب 24:13) حالانکہ ایوب اپنی مصیبت کے تمام وقت میں یہ جان نہ پایا کہ خداوند اس کی زندگی کے بارے میں مکمل طور پر فکر مند تھا۔ کیونکہ خداوند ہی نے سب سے پہلے ایوب کا نام شیطان کو بتایا اور خداوند ہی نے ایوب کے ارگرد باڑ لگائی کہ شیطان اس کی جان کا نقصان نہ کر سکے۔ اور ایوب کی کتاب کا آخری باب اس بات کا بعین ثبوت ہے کہ خداوند ایوب کی تمام صورتحال حتیٰ کہ اس کی اپنے تینوں دوستوں سے ہونے والی تمام گفتگو سے بھی واقف تھا۔ لیکن ایوب کے لئے یہ بات بہت حیران کن تھی کہ جو کچھ اس کے ساتھ وقوع پذیر ہوا وہ سب خداوند قادرِ مطلق کی نگاہ میں تھا۔ شاید یہ سب سے بڑی سچائی تھی جو خداوند نے ایوب پر ظاہر کی جب اس نے ایوب کو جواب دیا (پڑھیئے ایوب 38 سے 41 باب) لیکن خداوند کے الفاظ میں سے قابلِ غور بات یہ تھی کہ اس

نے ایوب کے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ اس نے واضح نہیں کیا کہ ایوب پر مصیبتیں کیوں آئیں۔ بلکہ اس نے ایوب سے سوالات پوچھ کر اس کو یاد دلایا کہ خالق ایوب نہیں بلکہ خداوند خدا خالق ہے اور اپنی مخلوقات کے بارے میں سب جانتا ہے۔ اس نے زمین کی بنیاد رکھی اور اس کی حدود مقرر کیں (پڑھیئے ایوب 38:5-7) اسی نے سمندر کو بنایا اور اس کی لہروں کے لئے حدیں ٹھہرائیں (ایوب 38:8-11) اسی نے سمندر کے سوتوں گہراؤں کی وہی نور اور تاریکی کے راستوں سے واقف ہے (پڑھیے 38:19-20)؛ اسی کے پاس برف اور اولوں کے مخزن ہیں (پڑھیئے 38:22-23)؛ وہی بارش اور رعد بھیج کر زمین کو سیراب کرتا ہے (پڑھیئے 38:25-28 اور 38:37-38)؛ وہی برف کو بھیجتا ہے (پڑھیئے 38:29-30)؛ وہی کہکشاؤں کو سامنے لاتا ہے (پڑھیئے 38:31-32)؛ وہی بجلی کو اس کے رستے پر بھیجتا ہے (پڑھیئے 38:35)

اسی نے انسان کے دل میں دانش اور باطن میں حکمت رکھی ہے (پڑھیئے 38:36)؛ وہی تمام مخلوقات کو خوراک بہم پہنچاتا ہے (پڑھیئے 38:39-41) وہ جانتا ہے کہ اس کی مخلوقات کب بچوں کو جنم دیتی ہیں اور وہی ان کی خبر گیری کرتا ہے۔ (پڑھیئے 39:1-4)؛ وہی جنگلی گدھے اور جنگلی سانڈ کا خالق ہے اور یہ سب انسان کے اختیار سے باہر ہیں (پڑھیئے 39:5-13) اسی نے شتر مرغ کو رفتار دی ہے (39:13-18)؛ اسی نے گھوڑے کو زور عطا کیا (39:19-25)؛ باز اسی کی حکمت سے اڑتا اور عقاب اسی کے حکم سے بلند پروازی کرتا ہے (پڑھیئے 39:19-25)؛ باز اسی کی حکمت سے اڑتا اور عقاب اسی کے حکم سے بلند پروازی کرتا ہے (پڑھیئے 39:26-30)؛ اس کے قوتِ بازو کی مانند کس میں قوت ہے اور اس کی آواز کی گرج کی مانند کسی کی آواز نہیں (پڑھیئے 40:9)؛ وہ شان و شوکت اور عزت و جلال سے ملبس ہے (پڑھیئے 40:10)؛ وہی انسان کو بنانے والا اور بیہوموتھ اور لویاتان جیسی مخلوقات کا خالق ہے جو انسان کے اختیار سے باہر ہیں (پڑھیئے 40:15 سے 41:34) خدا اپنی مخلوقات کے بارے میں اپنے اختیار اور تفصیل کیوں بتا رہا تھا؟ شاید خداوند اپنی عظیم محبت اور فکر ایوب پر اس لئے ظاہر کر رہا تھا تاکہ وہ بھی جان لے کہ خدا اس کو ہرگز ہرگز بھول نہیں گیا، بلکہ اس کی تمام صورتحال سے اچھی طرح واقف ہے ایوب کا خالق ہونے کے ناطے وہ اس کی زندگی کے متعلق زیادہ فکرمند تھا جیسا کہ وہ اپنی تمام مخلوقات کے بارے میں فکرمند ہے، جیسا داؤد نے زبور 139 میں بیان کیا ہے کہ، خداوند نے سب کچھ جو ہمارے اندر ہے اس کو بنایا اور وہ ہماری تمام راہوں سے واقف ہے (آیات 3 اور 13) خداوند خدا شاید اپنی لامحدود قدرت اور وسائل کا بیان ایوب کے سامنے کر رہا تھا تاکہ ایوب جان سکے کہ صرف یہی خدا ہر انسان کی تمام

ضروریات کو جانتا اور پورا کرسکتا ہے چاہے آپ کیسی بھی صورتحال سے کیوں نہ گزر رہے ہوں۔

۲۔خداوند اپنے لوگوں کو برکت دینے کے لئے مشکلات اور تکالیف کو بھی استعمال کرتا ہے۔اب اس معاملے میں کچھ لوگ جرح کر سکتے ہیں کہ جب خدا سب کچھ جانتا اور لامحدود قدرت کے وسیلے مسائل ختم کرسکتا ہے تو پھر وہ اتنا ظالم اور بے انصاف ہو کر مشکلات کیوں آنے دیتا ہے۔ اور اس پر طُرح یہ کہ ایوب جیسے راستباز شخص پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے جس کی اجازت بھی خداوند نے خود دی حالانکہ خود ہی اسے ''کامل اور راستباز'' بھی کہا تھا (ایوب 8:1) کیونکہ یہ بات بالکل سچ ہے کہ ''خداوند خوشی سے بنی نوع انسان پر دکھ اور مصیبت نہیں بھیجتا'' (پڑھیئے نوحہ 33:3) پھر یہ سب ایوب کے معاملے میں کیسے ہوا کہ مصیبتوں میں سے برکات پیدا ہوئیں؟ اس سوال کے جواب کا ایک حصہ یہ ہے کہ خداوند ہماری زندگی کے تمام حالات اور پہلوؤں سے واقف ہے۔ اگرچہ ایوب کا سب کچھ ختم ہوگیا مگر خداوند جانتا تھا کہ اس کے لئے ایوب کو پہلے سے بھی زیادہ ملنے والا ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اس کو دنیاوی برکات بھی زیادہ ملیں''اور خداوند نے ایوب کو جتنا اس کے پاس پہلے تھا اس کا دوچند دیا'' (پڑھیے 10:42) ''یوں خداوند نے ایوب کے آخری آیام میں ابتدا کی نسبت زیادہ برکت بخشی اور اس کے پاس چودہ ہزار بھیڑ بکریاں اور چھ ہزار اونٹ اور ہزار جوڑی بیل اور ہزار گدھیاں ہوگئیں۔اس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں بھی ہوئیں۔'' (13-12:42) اور وہ ''مزید ایک سو چالیس برس جیتا رہا اور اپنے بیٹے اور پوتے چوتھی پشت تک دیکھے۔'' (16:42) مگر یاد رکھئے کہ یہ تمام برکات عارضی ہیں اور ایوب کے لئے یہ عظیم ترین برکات نہیں تھیں بلکہ اس سے کہیں اعلیٰ ارفع برکت خداوند کے ساتھ گہری رفاقت ہوتا اور اس کو مزید جاننا تھا۔ ایوب نے دکھوں کے دوران خداوند کے زیادہ طلبگار ہونا سیکھا اور خداوند نے بھی اپنی کثیر رحمت کے باعث اس پر اپنے آپ کو مزید ظاہر کیا۔ کیونکہ ایوب نے یہ کہا کہ، ''میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے''(5:42) اس بات پر پرمیاہ 10:29-14 ذہن میں آتا ہے جس میں یوں فرمایا گیا ہے کہ ''خداوند یوں فرماتا ہے کہ جب بابل میں ستر برس گزر چکیں گے تو میں تم کو یاد فرمائوں گا اور تم کو اس مکان میں واپس لانے سے اپنے نیک قول کو پورا کروں گا۔ کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات، برائی کے نہیں تاکہ میں تم کو نیک انجام کی امید بخشوں۔ تب تم میرا

نام لوگے اور مجھ سے دعا کروگے اور میں تمہاری سنوں گا۔ اور تم مجھے ڈھونڈوگے اور پائوگے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہوگے اور میں تم کو مل جائوں گا خداوند فرماتا ہے اور میں تمہاری اسیری کو موقوف کرائوں گا۔۔۔"

خداوند نے بنی اسرائیل کو اسیری میں جانے دیا لیکن اس میں بھی وہ ان کی بھلائی کا منصوبہ رکھتا تھا۔ اسی طرح اس نے شیطان کو اجازت دی کہ وہ ایوب کو آزمائے کیونکہ وہ ایوب کی بھلائی کا منصوبہ رکھتا ہے۔ اگر آج ہماری زندگیوں میں مشکلات اور پریشانیاں آتی ہیں تو ان میں بھی خدا بھلائی کا منصوبہ رکھتا ہے۔ عبرانیوں کا مصنف اس کو یوں تحریر کرتا ہے، "تم جو کچھ دکھ سہتے ہو وہ تمہاری تربیت کے لئے ہے؛ خدا فرزند جان کر تمہارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ خدا ہماری تربیت کرتا ہے تاکہ ہم اس کی پاکیزگی میں شامل ہو جائیں۔ بالفعل ہر قسم کی تنبیہ خوشی کا نہیں بلکہ غم کا باعث معلوم ہوتی ہے مگر جو اس کو سہتے سہتے پختہ ہو گئے ہیں ان کو بعد میں چین کے ساتھ راستبازی کا پھل بخشتی ہے۔" (عبرانیوں 12:7-11)

پاکیزگی، راستبازی، سلامتی۔ یہ وہ چند پھل ہیں جو مشکلات سہنے کے باعث خداوند ہمیں عطا کرتا ہے۔ لیکن یاد رکھیئے کہ خداوند کے منصوب اور مقاصد کا مرکزی سبب ہم پر اپنے آپ کو مزید ظاہر کرنا ہے۔ تاکہ ہم مشکلات میں بھی اس کی قربت اور نزدیکی کو بہتر طور پر جانیں۔

اب یہ بات بہت قابلِ غور ہے کہ خداوند نے اپنی پہچان اور مزید نزدیکی ایوب کو اس کی صحت اور خوشحالی بخشنے سے پہلے عطا کی۔ اگرچہ وہ ابھی مشکلات اور پریشانیوں سے گزر رہا تھا مگر خداوند کے بارے میں اس کا ایمانی نکتہ نظر مکمل طور پر تبدیل ہوگیا۔ خداوند نے اس کے لئے اپنی قدرت، اختیار، محبت اور فکر ظاہر کر کے اس کی سوچ میں یکسر تبدیلی پیدا کردی۔ کیونکہ جیسے ہی اس نے خدا کو مزید اور بہتر طور پر جاننا شروع کیا تو اس نے اپنے دکھوں کے بوجھ سے رہائی پالی۔ اگرچہ اس کی صورتحال تو نہیں بدلی تھی مگر وہ بدل چکا تھا۔ وہ خداوند کے گہرے اور پرفضل جلال سے واقف ہو چکا تھا۔ وہ اپنے خالق کے سامنے حلیم اور فروتن ہو چکا تھا اور خداوند میں تسلی کا گہرا مکاشفہ پاچکا تھا جو اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اسے اپنے خدا پر مکمل اعتماد حاصل ہو چکا تھا کہ کسی بھی حال میں اور مسائل میں خدا پر مکمل بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اس نے سب کچھ کھویا مگر

خدا کو حقیقی طور پر پا لیا۔ اس کے خوبصورت الفاظ اس کی دلی کیفیت کے گواہ ہیں، "میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے"(5:42) ایوب اس سچائی کا گہرا تجربہ کر رہا تھا جس کو پُولس رسول نے صدیوں بعد یوں تحریر کیا کہ، "اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟---- کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی، نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق"
(رومیوں8:31-39)

میرے عزیزو، خدا آپ کے لئے اور آپ کی طرف ہے۔ وہ آپ کو برکات دینے اور ان میں اضافہ کرنے کے لئے ہر وقت کام کرتا رہتا ہے، چاہے آپ کتنی بھی مشکلات سے دوچار ہوں۔ کیونکہ وہ واقعی "رحم اور ترس سے بھرا ہوا ہے" اور اس کی ذات ہمیشہ ہماری بھلائی کرنے کے لئے کام کتی رہتی ہے کیونکہ اس کے دل میں ہمارے لئے سلامتی کے منصوبے موجزن رہتے ہیں۔ کسی بھی طرح کے مشکل حالات میں خدا نے آپ کو تنہا نہیں چھوڑنا اس لئے آپ اس پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اپنی مشکل کے آخر میں آپ خود خداوند کی عظیم بھلائی اور برکات کا تجربہ کریں گے۔ جیسا کہ آپ نے، "ایوب کا حال تو سنا ہی ہے اور خداوند کی طف سے جو اس کا انجام ہوا اسے بھی معلوم کر لیا۔۔۔" (یعقوب 5:11) اس لئے ----
حوصلہ رکھئے، صبر کیجیئے اور قائم ہو جایئے! کیونکہ خداوند خدا آپ کی طرف ہے اور اس نے آپ کو تنہا نہیں چھوڑا اور اس کے پاس آپ کے لئے بہت بڑی بڑی برکات ہیں جن کا شاید آپ تصور بھی نہیں کر سکتے! ایوب نے تو خدا کو پہچان لیا اور اپنی مصیبتوں کو بھول گیا۔ اب، ان حالات میں آپ کس طرح خداوند خدا کو پہچانیں گے؟ اور کیسے اس پر بھروسہ کریں گے؟ جب کہ وہ آپ کے ساتھ ہے؟

اِس لئے خُداوند یِسُوع اپنی دلہن سے یہ آج بھی کہتا ہے کہ "ہوش میں آ اور توبہ کر ورنہ میں آ کر تیرے چراغ دان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔"

حزقی ایل باب ۸ اور ۹ مجھے بار بار اس معاملے کی سنگینی کی آگاہی دیتے ہیں جب خُدا اپنے بندے کو ایک رویا میں یروشلم کی ہیکل میں لے جاتا ہے۔ اور پھر آٹھویں باب میں کم از کم دس بار خُدا حزقی ایل سے کہتا ہے کہ: "کیا تو دیکھتا ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ میری ہیکل میں یہ لوگ کیا تماشہ لگا کر بیٹھے ہیں۔"

نئے برس کے لئے قوت

Strength for A New Year

خداوند خدا کے پاس ہمارے لئے قوت موجود ہے۔ وہ کیسے ہم تک پہنچتی ہے؟ وہ بہت سے طریقوں سے ہم تک پہنچتی ہے۔ یعقوب نے ہمیں بتایا کہ ہم تک ہر اچھی بخشش اور کامل انعام اوپر سے نوروں کے باپ کی طرف سے پہنچتا ہے (پڑھیے یعقوب 17:1)۔ اس بات کو جان لینے کے بعد کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قوت کیسے آتی ہے البتہ اہم بات یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے آتی ہے۔ یہ الفاظ ہماری محنت مشقت اور مشکلات میں بہت حوصلہ افزائی اور تروتازگی کا باعث ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ کسی کتاب سے ہمیں ملیں۔ ہوسکتا ہے کسی دوست کی رفاقت اور شفقت ہمیں حوصلہ اور امید بخش دیتی ہو۔ اور خدا ہماری سمجھ سے بالکل باہر اطمینان انسانی محبت اور الفت سے بھی عطا کرتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے وسیلے ہمیں برکت بخشتا اور قوت عطا کرتا ہے جو ہمارے لئے بہت عزیز ہوتے ہیں۔ وہ ہماری آنکھوں میں انسانوں کی آنکھوں کے وسیلے دیکھتا اور ہمارے کانوں میں انسانوں کے ہونٹوں کے وسیلے بات کرتا ہے۔ وہ ہماری ناامیدی میں امید کا چراغ اور کمزوری میں قوت کا سرچشمہ ہمارے دوستوں کی محبت اور خوشی کے وسیلے عطا کرتا ہے۔

بائبل مقدس، عہدِ عتیق میں، فرشتوں کے کاموں کے متعلق بہت کچھ بیان کرتی ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے پاس آئے جو حوصلہ شکنی اور ناامیدی کا شکار تھے۔ ہمارے خداوند یسوع کی آزمائش کے بعد بھی فرشتے آکر اس کی خدمت کرنے لگے۔ اور باغِ گتسمنی میں جب وہ انتہائی کرب کی حالت میں تھا تب بھی فرشتہ اسے تقویت دیتا تھا۔ اس لئے اب فرشتے ہماری مدد کرتے اور ہمیں قوت فراہم کرتے ہیں۔

کلامِ خدا سے قوت پائیں

خدا کی قوت مختلف ذرائع سے ہمیں ملتی ہے۔ لیکن سب سے اہم ذریعہ اس کا کلام ہے۔ جب ہم دکھ میں ہوں اور بائبل مقدس میں سے الٰہی محبت، الٰہی فضل اور الٰہی مدد کے وعدوں کے پڑھتے ہیں کہ ۔۔۔ خدا ہمارا باپ ہے۔ ہماری تکالیف کو برکات میں بدلے گا۔ یعنی سب چیزیں مل کر خدا کے فرزندوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی جاتیں ہیں۔ ان وعدوں کو پڑھنے، ایمان رکھنے اور یقین سے قبول کرنے ہی سے روح میں تازگی، جان میں قوت، عجیب تسلی، اور الٰہی اطمینان ہماری زندگیوں میں اتر آتا ہے۔ جب کبھی ہم افسردہ ہوں، بے حوصلہ ہوں، فکر و تردد سے پر ہوں، اور زندگی کی مشکلات سے گھرے ہوئے ہوں تو بائبل مقدس کھول کر خوشی اور شادمانی اور تسلی کے الفاظ پڑھیئے؛ "تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے" (یوحنا 27:14)؛ "اپنا بوجھ خداوند پر

ڈال دے"(زبور 22:55)؛ "میں تمہیں اطمینان دِئے جاتا ہوں"(یوحنا14: 27)؛ "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے" (2۔ کُرنتھیوں12: 9)؛ اور جب ان وعدوں پر غور کرتے ہیں تو پریشانی جاتی رہتی ہے، اور ہم محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ہم قوت پانے لگے ہیں، ہم حوصلہ پانے لگتے ہیں۔ لیکن یہ سب ان کو حاصل ہوتا ہے جو بائبل مقدس کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھتے ،اس کے وعدوں میں اس کی آواز سنتے، اس کے حکموں، تسلی اور اور صلاح کاری کو مان کر قبول کرتے اور ان پرعمل کرتے ہیں۔

خدا سے قوت پائیں

لیکن معاملہ یہیں پر آکر رک نہیں جاتا کیونکہ خدا زندہ شخصیت ہے اس لئے وہ خود ہماری زندگیوں میں اپنا فضل اور محبت لے کر آتا ہے۔ یسعیاہ نبی نے خوبصورتی سے یوں بیان کیا ہے۔ "وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا اور ناتوان کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے" (یسعیاہ40: 29) اس سے خدا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو براہِ راست قوت بھی عطا کرتا ہے یعنی مسیح کی قدرت اس کی معموری سے براہِ راست ہماری کمزوری اور خالی پن میں اُتر آتی ہے۔ کوئی بھی شخص ہماری مشکل اور پریشانی میں ہمیں تھوڑی تسلی اور اطمینان تو دے سکتا ہے مگر اپنی قوت کا کچھ بھی حصہ ہمارے دِل میں اُنڈیل نہیں سکتا۔ جب مسیح اپنی قوت، اپنی زندگی ہماری زندگی میں باقاعدہ اُنڈیل دیتا ہے۔ جیسے انگور کا درخت اپنی شاخوں کو اپنی قوت دیتا ہے ویسے ہی مسیح ہمیں قوت دیتا ہے۔ جب شاخ زخمی ہو، کمزور ہو تو درخت اپنی قوت اور زور اُس شاخ کو مہیا کرتا ہے تا کہ اُس کی کمی پوری ہو، اُس کو شفا ملے اور وہ بحال ہو جائے۔ مسیح بھی ایسے ہی کرتا ہے۔ وہ تھکے ہُوئے کو زور بخشتا ہے، اور ہماری کمزوری میں اپنی قوتِ کاملہ سے فراہم کرتا ہے۔ یعنی جتنی زیادہ ہماری کمزوری اُتنی زیادہ مسیح کی قوت ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ اِس لئے کچھ برکات ایسی ہیں جو صرف مشکلات میں ہی ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب تک ہم دُکھ میں نہ ہوں تب تک ہم خُدا کی تسلی کا تجربہ نہیں کرسکتے کیونکہ جیسے ہی ہم دکھوں کا تجربہ کرتے ہیں تو پھر ہم خدا کی تسلی اور قوت کا تجربہ بھی کرنے لگتے ہیں۔

خداوند کا اِنتظار کریں

ہم یہ موجودہ قوت کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ جواب یہ ہے: " خُداوند کا اِنتظار کرنے والے ازسرِ نو زور حاصل کریں گے"(یسعیاہ40: 31) خُداوند کا اِنتظار کرنا کیا ہے؟ اِس سے مُراد خدا پر صبر سے بھروسہ کرنا ہے، خدا کی محبت کا یقین کرنا، اُس کی راہنمائی کو قبول کرنا، اُس کو دِل کے اِنتہائی نزدیک رکھنا اور اُس کے قوتِ بازو پر مکمل یقین کرنا اور اُسی کی مدد حاصل کرتے رہنا ہے۔ دُعا

کرتے رہنا خدا کا اِنتظار کرتے رہنے کا ایک بڑا حِصہ ہے۔ یعنی دُعا کرتے رہنا خدا کے مُنتظر رہنے کا ایک طریقہ ہے جس سے ہمیں فوراً اُس کی طرف سے فضل حاصل ہوتا ہے۔

جب ہم خدا کے منتظر، مسیح میں پیوستہ، اور اس کے ساتھ گہری رفاقت میں رہیں تو پھر ہماری زندگیوں میں اس کی قوت ندی کے دھاروں کی مانند مسلسل بہنے لگتی ہے۔ جو ہماری ہر ضرورت میں پوری مدد فراہم کرتی ہے۔۔۔ جیسے سمندر کا پانی ہر کھاڑی اور ساحل کے ہر چھوٹے بڑے حصے تک پہنچتا ہے، ویسے ہی خدا کی قوت اس سے وابستہ ہر دل تک پہنچتی ہے یعنی فضل پر فضل حاصل ہوتا ہے۔

آپ اس وعدہ میں لفظ ''ازسرِنو'' پر غور کیجئے۔ ''خداوند کا انتظار کرنے والے ازسرِنو زور حاصل کریں گے۔'' اس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے ہی ہماری قوت میں کمی واقع ہوتی ہے ویسے ہی فوری طور پر ہمیں قوت دوبارہ حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسے ہی ہم تھکتے ہیں خدا ہمیں واپس تروتازہ کر دیتا ہے۔ یہ بیوہ والے آٹے کے مٹکے اور تیل کی کُپّی کی مانند ہے، جو خالی نہیں ہوتے تھے، جیسے ہی ان میں سے نکال کر استعمال کیا جاتا ویسے ہی وہ دوبارہ بھر جاتے تھے۔ اس لئے ہمیں اپنی خدمت کے کام، محنت اور مشقت سے گھبرانا نہیں اور اپنے خدا کے کام سے پیچھے نہیں ہٹنا یعنی اس کی محبت کا اِظہار اس سے کرنا ہو یا لوگوں سے محبت کا بلاوا ہو تو بھی پورے یقین سے آگے بڑھ کر قدم اٹھانا ہے کہ خدا کی قوت آپ کے بحالی کے لئے ہمہ وقت موجود اور میسر ہے۔ کیونکہ ہم اس خدا کی رفاقت میں ہیں جو ستاروں کو نام لے کر بلاتا، کائنات کو سنبھالے ہوئے اور جو کبھی تھکتا اور اونگھتا نہیں وہی ہماری کمک اور ہماری زندگی کا پشتہ ہے۔ وہ ہمارا محفوظ قلعہ ہے۔ وہی ہماری بروقت مدد ہے۔ جب ہم مسیح کے نام سے دوسروں کو دیتے ہیں تو وہ فوری طور پر ہمارے خالی پن کو اپنی فراوانی سے بھر دیتا ہے۔ ''دیا کرو تو تمہیں بھی دیا جائے گا'' (لوقا 38:6) یہ ہمارے مالک کا ہم سے وعدہ ہے، اکثر ہم سوچتے ہیں کہ ہم مزید کام نہیں کر پائیں گے، ہم اندھیروں سے باہر نہیں نکل پائیں گے، ہم خوشی اور شادمانی حاصل نہیں کر پائیں گے، یا ہم دوبارہ خدمت بہتر طور پر نہیں کر پائیں گے۔ مگر یاد رکھئے کہ خدا خالی پن کو فراوانی سے بھر دیتا ہے۔

ہم سب مضبوط اور توانا ہی رہنا چاہتے ہیں۔ اپنے عزم میں مضبوط، کام میں مضبوط آزمائش میں مضبوط، پاکیزہ زندگی میں مضبوط، دکھ سہنے میں مضبوط، اور دوسروں پر اثر انداز ہونے میں مضبوط رہنا چاہتے ہیں یعنی مسیح خداوند کے مضبوط پیروکار بنے رہنا چاہتے ہیں۔ ہم کسی دن بھی ٹھوکر کھانا یا گرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہم مضبوطی سے خداوند کی پیروی میں چلنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھئے کہ خداوند کا بلاوا ہمارے لئے یہ ہے کہ: ''مضبوط ہو جا۔'' مگر ہم لوگ اپنی کمزوری کے بارے میں فکرمند

رہتے ہیں ہم شریر کی چالوں اور قوتوں کے خلاف گھبرا جاتے ہیں۔ ہم زندگی کے بوجھ تلے دبنے لگتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جب خدا آنے والے سال کو ہمارے لئے روشن کرنے جا رہا ہے تو یاد رکھیئے کہ اس سے پہلے ہمیں وہ گزرے ہوئے سال کا تجربہ عطا کرتا ہے اور اس کو ہمارے لئے قوت میں بدل دیتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ خدا ہمیں صرف کرنے کے لئے کام ہی نہیں دیتا بلکہ اس کام کو پورا کرنے کے لئے قوت بھی دیتا ہے۔ ہم پر وہ اتنا ہی بوجھ ڈالے گا جتنی قوت اس کو برداشت کرنے کے لئے ہمیں دے گا۔ یعنی اتنا ہی دکھ جتنی تسلی ہوگی۔ لیکن ہمیں کیا کرنا ہے کہ ہم وہ قوت اور تسلی پائیں۔ ہمیں صرف خداوند کا انتظار کرتے رہنا ہے، اس کے طلبگار ہو کر دعا کرتے رہنا ہے تو پھر آنے والے سال کے ہر دن ہمیں خدا کی قوت اور مدد بروقت حاصل ہوتی رہے گی۔

تو پھر، آپ کیسے، خدا کی قوت، زور بروز حاصل کرتے رہیں گے؟

> کہاں ہے وہ کلیسیاء جو "علم دار لشکر کی مانند مُہیب ہے" (غزل الغزلات) کہاں ہیں خُدا کے وہ لوگ جن کی دعائیں جان ناکس کی دُعاؤں کی طرح بُرائی کے حاکموں کے لئے دہشت کا پیغام بن گئی ہوں؟ کہاں ہے انجیل کا قدرت بھرا پیغام جس کو سُن کر خدا کے دشمن کہہ اٹھیں، "یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے جہان کو باغی کر دیا ہے وہ یہاں بھی آ گئے ہیں۔"

آؤ! خدا پر ایمان رکھ کر مستقبل کا سامنا کریں

(Face The Future with Faith in God)

آج دنیا پر گہری تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ حرامکاری حیران کن حد تک بڑھ گئی ہے اور تقریباً ہر خاص و عام مقام پر کرپشن میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ شدت پسندی میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے جس میں جوان زیادہ شمولیت کرتے ہیں اور ان ہی کی ہلاکتیں بھی زیادہ ہو رہی ہیں، گھروں میں ڈاکو دن دہاڑے گھس کر وارداتیں کرتے پھر رہے ہیں؛ چھوٹے بچوں کے ساتھ زیادتی میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے؛ اسقاطِ حمل کی شرح میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے؛ بن بیاہی مائیں اور بنا والدین کے بچوں کی تعداد میں شدید اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے؛ جنسی تشدد و زیادتی کی وارداتیں آئے دن دیکھنے اور سننے کو مل رہی ہیں؛ قتل و غارت گری میں حد سے زیادہ اضافہ ہو گیا ہے؛ خدا کے خلاف سوچ میں اضافہ ہے اور کھلے عام اس کی تشہیر بھی کی جا رہی ہے؛ نفرت و کدورت میں خطرناک حد تک اضافہ ہے؛ اور سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ بہت سی کلیسیاؤں میں دنیاداری اور سمجھوتے نے خوب جڑیں پکڑ رکھی ہیں اور جہاں انجیل مقدس کو پاکیزگی اور قدرت کے ساتھ سنایا جانا چاہیے تھا وہاں اب رُوداری کی جا رہی ہے۔ آپ ان مسائل کی

فہرست میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ بھی بہت سی باتوں پر افسردہ ہوتے ہوں گے۔

مسیحیوں کو کیا کرنا چاہیے؟

”اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی“ (متی 12:24) اگر چہ بے دینی بہت بڑھ چکی ہے اور بہتروں کی محبت ٹھنڈی بھی پڑ چکی ہے تو بھی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم بھی ان ”بہتروں“ میں شامل ہیں جن کے دل میں اپنے مبارک خداوند کی محبت ٹھنڈی پڑ چکی ہے۔ بلکہ ہمارے لئے یہ ایک آگاہی اور چیلنج یعنی للکار ہے کہ ہم اس تاریکی کے دور میں خداوند اپنے پیارے خدا پر ایمان میں پختگی حاصل کریں اور اس کی باتیں مان کر ان پر عمل کرتے ہوئے نشان کی طرف آگے بڑھتے چلے جائیں۔ خدا کے کلام میں برے دن آنے (2۔ تیمتھیس 3:1-17) کے متعلق ذکر کرنے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ہم پیچھے ہٹیں یا سر جھکا کر ہار مان لیں بلکہ ہمیں اور شدت سے آگے بڑھنا ہے، یعنی دکھ، مشکل اور پریشانی کے دور میں ہمیں خداوند کی نزدیکی کے زیادہ مواقع مل رہے ہیں کیونکہ ہم مسیحی ہوتے ہوئے حالات سے ڈر کر آنکھیں بند نہ کریں، نہ ہی شتر مرغ کی طرح ریت میں سر چھپا کر بیٹھ جائیں نہ ہی تکلیفوں سے گھبرا کر ہمارے ہاتھ پاؤں پھول جائیں۔ خداوند نے ہمیں لوگوں کے درمیان گواہ بننے کیلئے بلایا ہے (پڑھیئے اعمال 8:1)۔ اس لئے ہمیں کسی نہ کسی کو تلاش کرنا ہے جس کو ہم گواہی دے سکیں۔ ہمیں اپنے اردگرد گمراہ جانوں سے کنارہ کشی نہیں کرنا نہ ہی خوفزدہ یا بے توجہی کا شکار کرنا ہے (پڑھیئے متی 14:5-15) بلکہ ایمان رکھتے ہوئے آگے بڑھنا ہے کیونکہ خداوند یسوع نے فرمایا، **”تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں“** (متی 16:5) جی ہاں، خدا کی محبت کی روشنی جو نجات کی یقین دہانی کے باعث پیدا ہوتی ہے اور ہمارا بھروسہ، توکل اور محبت خداوند کے لئے بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے ہم دنیا میں خوفزدہ، پریشان حال اور مشکلات سے تھکے ماندے لوگوں کے ساتھ بھی محبت بانٹتے ہیں تاکہ الٰہی روشنی میں آ کر وہ بھی خدا کی طرف رجوع لائیں اور نجات پائیں۔

خدا کی وفاداری پر مکمل اعتماد

اس تاریک گھڑی میں آپ خدا کی وفاداری پر مکمل اعتماد کیسے کر پائیں گے؟ اس کے لئے آپ کو پہلے یہ جاننا اور سمجھنا ہوگا کہ نہ تو کوئی صورتحال، نہ شرائط، نہ پریشانیاں، نہ اندرونی، نہ بیرونی معاملات، نہ آزمائے ہوئے، نہ انجان تجربات، نہ ہی تاریک اور خطرناک ترین حالات یا

مشکلات کا مجموعہ حل کرنا خدا کے لئے ذرا بھی مشکل ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے (ماسوائے گناہ کے) اور وہ بھی انتہائی آسانی سے کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہماری فکر کرتا ہے (1۔پطرس 7:5؛ 1۔یوحنا 20:3)۔ خدا کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں (پڑھیئے یرمیاہ17:32)۔ خدا سے سب کچھ ممکن ہے (متی26:19)۔ اس لئے مشکل حالات، پے در پے رکاوٹوں، بڑی بڑی الجھنوں، تکلیف دہ آزمایشوں، طرح طرح کی ضروریات اور بھاری سے بھاری ذمہ داریوں کا سامنا ڈر اور خوف سے ہرگز نہیں کرنا۔ بلکہ، انتہائی شادمانی اور خوشی سے سامنا کریں!

یہ یقین رکھیئے کہ خدا ان تمام مسائل کے مجموعے سے بھی بڑا ہے یعنی یہ تمام مسائل مل کر بھی ہمارے خدا کے سامنے کچھ نہیں اور وہ ہم سے پیار کرتا اور چاہتا ہے کہ ہم اس پر بھروسہ کریں اور ہمیشہ اس کی پیروی کریں۔

اس لئے جب ناممکن حالات آجائیں اور مشکلات بڑھتی جائیں تو ان سے نہ گھبرائیں بلکہ خوشی منائیں کیونکہ ایسے ہی حالات میں آپ جان پائیں گے کہ خدا کی قدرت آپ کی مدد کے لئے بروقت اور ہر وقت میسر ہے تا کہ آپ ان حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور خدا کو جلال دیتے ہوئے اس کی مرضی کو زمین پر بھی پورا کریں جیسا کہ آسمان پر پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا ہر مسئلے سے بڑا ہے اور اسے بآسانی حل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس لئے یہ کبھی مت سوچیئے یعنی ایسی سوچ کو کبھی دل میں مت آنے دیں کہ مشکل حالات کہیں ہمارا نقصان تو نہیں کریں گے کیونکہ یہ سوچنا ایسے ہی جیسے یہ سوچنا کہ خدا کہیں چلا گیا ہے، اس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے، یا اس کی قوت کہیں جاتی رہی ہے، یا وہ قادرِ مطلق نہیں رہا، یا ہمارا وفادار خالق نہیں رہا، جو ہم سے بے پناہ پیار کرتا ہے اور اپنی محبت کو وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی دے کر پہلے ہی ظاہر کر چکا ہے (پڑھیئے 1۔پطرس 4: 12-19؛ رومیوں8:26-39) اس لئے ڈر کر حالات کا سامنا نہیں کرنا بلکہ ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کرنا ہے تا کہ خدا کی قدرت مافوق الفطرت طریقے سے آپ کی زندگی میں ظاہر ہو۔ ہالّیلُویاہ! "کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں" (فلپیوں6:4)

راست زندگی بسر کرو

خدا کی مدد ہر وقت آپ کو میسر رہے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں۔ یعنی گناہ میں زندگی ہرگز بسر نہ کریں، اور نہ اس کے کلام پر بے اعتمادی کریں، نہ دوسرے مسیحیوں پر تنقید کریں، نہ لاپرواہی کریں، نہ دھوکہ دہی کریں، نہ دوسروں سے نفرت

کریں، نہ ذمہ داریوں سے بھاگیں، بلکہ خدا کے کلام پر توجہ دینا شروع کردیں اور دل سے اس پر عمل کرنا شروع کریں۔ "اے عزیزو! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہوجاتی ہے، اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔"
(1۔یوحنا3:21-22)

خوف نہ کھاؤ

ہمارے پیارے خداوند نے ہمارے لئے خصوصی طور پر فرمایا؛ "خوف نہ کر" (لوقاہ8:50)یوں ہمارا فرض ہے کہ ہم پورے دل سے دیکھ بھال کر اس حکم کو مانیں۔اور ڈر، خوف اور بے اعتقادی سے ویسے ہی نفرت کریں جیسے غلاظت سے نفرت کرتے ہیں۔"۔۔۔بدی سے نفرت رکھو۔ نیکی سے لپٹے رہو" (رومیوں9:12) کیونکہ "آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے" (متی4:4) اس لئے کلامِ خدا سے روز بہ روز سیر ہوتے رہیں۔کلام پر غور وفکر کرتے رہیں خیال رہے کہ جسم کی خوراک کے ساتھ روح کی خوراک یعنی کلام اشد ضروری ہے۔وقت نکالئے، وقت مقرر کریں اور وقت کا استعمال کریں تاکہ آپ کلامِ خدا پڑھ سکیں اور اس پر غور وفکر کرتے رہیں، اور اس کی مرضی کو جان کر مضبوطی سے اس کی مرضی کو پورا کرتے رہیں، دوسروں کی باتوں، خبروں، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ سے زیادہ خدا کے کلام پر توجہ دیں اور اس پر غور کرتے ہوئے عمل کرتے جائیں۔

ہر صورت خدا پر بھروسہ!

ابرہام نے برسوں اضحاق کی پیدائش کا انتظار کیا۔اس لئے ہمیں بھی سیکھنا ہے کہ دعاؤں کے جواب میں تھوڑا وقت بھی لگ سکتا ہے۔اس لئے ہر صورت خدا پر بھروسہ کرنا سیکھنا ہے۔ "تمہارے درمیان کون ہے جو خداوند سے ڈرتا اور اس کے خادم کی باتیں سنتا ہے؟ جو اندھیرے میں چلتا اور روشنی نہیں پاتا وہ خداوند کے نام پر توکل کرے اور اپنے خدا پر بھروسا رکھے" (یسعیاہ50:10)
کیا ایک بچہ اندھیرے میں اپنے والدین پر بھروسہ نہیں کرتا؟ تو پھر ہم جو یسوع کے خون سے دُھلے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرچکے ہیں اور خدا کے بیٹے پر ایمان لاکر مفت اور کامل نجات پاچکے ہیں پھر کتنا زیادہ ہمیں اپنے آسمانی باپ پر اور اس کی لازوال قدرت پر بھروسہ کرنا

چاہیے، چاہے ہم تاریک راہوں میں سے ہی گزر رہے ہوں! کیا داؤد ہمیشہ بہترین حالات میں رہا؟ کیا پُولُس پر کبھی کوئی مصیبت یا پریشانی نہیں آئی؟ (پڑھیئے: زبوروں کی کتاب؛ 2۔کرنتھیوں 10-1:12;38-23:11؛ فلپیوں 13:4)۔ ہم خدا کی محبت اپنے لئے اور اپنے دل میں خدا کی محبت کی گہرائی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ جب تک ہم آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا نہیں کرتے! اس کے لئے ہمیں (رومیوں 28:8) کی ''سب چیزیں'' یاد رکھنی چاہیں جہاں یہ لکھا ہے ''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لئے جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔''

اوہ، تو پھر ہمیں اپنے دل کی گہرائی میں یہ بٹھا لینا چاہیے کہ خدا باپ پر ہمیں بچوں کی مانند بھروسہ کرنا چاہیے جو خدا کی دلی خوشی کا باعث ہے! برسوں پہلے میں سوچتا تھا کہ، ''ایمان رکھنا کتنا مشکل ہے، یقین کرنا کتنا مشکل ہے۔'' پر خداوند نے فوراً میرے دل سے کلام کیا کہ: ''یقین کرنا مشکل نہیں، ایک بچہ بھی بآسانی بھروسہ کرسکتا ہے۔ تمہیں ایمان رکھنے کے لئے سوچنے کی ضرورت نہیں۔'' اور پھر برسوں سے یہی بات میرے لئے تسلی اور حوصلے کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس لئے کلام خدا میں فرمایا گیا ہے کہ، ''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر'' (امثال 5:3) جب ہم پورے دل سے اس کلام کو مانتے اور خداوند کی بات پر ایمان لے آتے ہیں، تو پھر فکرمند ہونے کے لئے ہمارے پاس دوسرا دل نہیں بچتا۔ اور پھر نہ ہی ہم اپنے فہم پر ''تکیہ'' کریں گے۔ نہ ہی ہم شک اور خوف کو دل میں جگہ دیں گے! اس لئے شیطان کا مقابلہ کریں۔ اور اسے ہرگز موقع نہ دیں (پڑھیئے یعقوب 8-7:4؛ افسیوں 27:4)

طوفانی بادلوں کے پیچھے دھنک دیکھئے!

ہمارا خدا معجزات کا خدا ہے۔ اس کی راہیں ہماری راہیں نہیں (یسعیاہ 8:55)۔ خدا نے ابرہام سے یقینی وعدہ کیا تھا کہ اس کے ضرور بیٹا اور وارث ہوگا، مگر آپ کو معلوم ہے کہ ابرہام کے ہاں اضحاق اس وقت پیدا ہوا تھا جب کہ ''وہ مردہ سا تھا'' (عبرانیوں 12-8:11) اسی طرح ہمارا خداوند، یعنی خدا کا اکلوتا بیٹا، معجزات کرنے والا، جب دو ڈاکوؤں کے درمیان مصلوب ہوا۔ تو کیا شاگردوں کے لئے وہ گھُپ اندھیرے اور بے بیان ناکامی کا وقت نہیں تھا اور کیا سب پراگندہ نہ ہوگئے؟ پھر بھی پچاس دنوں میں پینتکوست کے روز کیسی عظیم بیداری رونما ہوئی جو بیان سے باہر ہے! اس سے قبل کہ یہودی قوم کی عدالت ہوتی ہزاروں یہودی نجات پا گئے اور ان کی وجہ سے غیر اقوام بھی حقیقی درخت میں پیوند ہوگئیں۔

کلوری کی تاریک ترین گھڑی کے بعد دنیا آج سب سے زیادہ تاریک دور سے گزر رہی ہے، تو ایسے وقت میں ہمیں

خدا پر ایسی شدت سے ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ پھر سے پینتیکوست جیسی عظیم بیداری بھیجے اور اس سے قبل کہ اسرائیل کو واپس پیوند کیا جائے غیر اقوام میں سے قوموں کے انبوہ نجات پا جائیں (پڑھیئے رومیوں 11:1-32) اس کے لئے آیئے! ہم اپنے رُخ خداوند خدا کی طرف پھیریں (پڑھیئے دانی ایل 9 : 3)، اور اپنے آپ کو جگائیں تاکہ خداوند خدا سے لپٹے رہیں (پڑھیئے یسعیاہ 64:7)؛ اور اس وقت تک دعا کرتے رہیں جب تک کہ خداوند خدا نہ آئے اور راستی کو ہم پر برسائے (پڑھیئے ہوسیع 10:12) تاکہ جیسا اس نے وعدہ کیا ہے وہ اپنا روح ہر فردِ بشر پر انڈیلے اور انبوہوں کے انبوہ اپنی بزرگی اور جلال کے لئے بچالے (پڑھیئے یو ایل 2:28-32؛ یعقوب 5:7)

آپ کیسے اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں گے؟

پرگمن کی کلیسیاء کی حالت زیادہ بری ہے کیونکہ وہاں بُرائی کو مثبت انداز میں نظرانداز کیا جاتا ہے اور برے گروہ تشکیل دیے جاتے ہیں جو اُس قُدوس کے خلاف ہیں جس کی خدمت کا وعدہ انہوں نے کیا تھا۔ اسی لئے دوبارہ توبہ کرنے کے لئے للکارا جاتا ہے۔ آپ ذرا الفاظ پر غور کیجئے کہ، "توبہ کر؛ ورنہ میں تیرے پاس جلد آ کر ان کے ساتھ اپنے منہ کی تلوار سے لڑوں گا" (مُکاشفہ 2:16)

خداوند اور اس کے وعدوں پر بھروسہ کرنا

Trusting The Lord And His Promises

انسانی زندگی کے لئے سب سے ضروری معاملہ ایمان ہے۔ کیونکہ مسیح خداوند کی آمد بھی ہمارے ایمان کا مرکزی حصہ ہے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ "بغیر ایمان کے اس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔" (عبرانیوں 11:6) پاک نوشتے ہم پر واضح کرتے ہیں کہ ایمان وہ ذریعہ ہے جس کے وسیلے ہم خداوند کو جانتے اور اس سے تعلق استوار کرتے ہیں۔ ایک بائبل ڈکشنری میں یوں بیان ہے کہ "ایمان کے معنی خدا کو سنجیدگی سے سمجھنا، اس پر بھروسہ کرنا، اس پر ہی مکمل یقین کرتے ہوئے اس کی کہی ہوئی باتوں پر دھیان سے عمل کرتے جانا ہے۔"

بالفاظِ دیگر، ایمان سے مراد "خدا پر اور اس کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے بہترین ردِعمل ظاہر کرنا ہے۔"

لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ ایمان کو درپیش سب سے بڑی رکاوٹ ہماری اپنی ہی ذات ہوتی ہے کیونکہ ہم خداوند سے ہٹ کر اپنی قوت اور وسائل پر بھروسہ کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمیں تو کہا گیا ہے کہ، "سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ

نہ کر" (امثال 5:3)اِس کی خُوبصورت مثال ہمیں جدعون کے معاملے میں ملتی ہے کہ دشمن کی کثیر التعداد فوج کے مقابلے میں صرف 300 افراد کی فوج کو خدا نے استعمال کیا۔ جب کہ ہم لوگ ایسی نا قابل یقین صورتحال میں اکثر وہی کرتے ہیں جیسا ڈائٹرک بون ہوفر اپنے ایک وعظ (پیغام) میں تحریر کرتے ہیں: ''ہم اپنی تمام صلاحیتیں جمع کرتے ہوئے ہر طرح مدد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؛ ہم حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایسے جمع خرچ کرتے، حساب لگاتے اور احتساب بھی کرتے ہیں جیسے جنگ میں حملے یا دفاع کی تیاری کی جاتی ہے۔ لیکن پھر غیر متوقع طور پر، اچانک ہی نہ جانے کب خدا ہمارا کا احتساب کرتے ہوئے پوچھتا ہے کہ: 'کیا تُو ایمان رکھتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر اپنے سارے اوزار ایک طرف رکھ دے، کیونکہ میں تیرا ہتھیار ہُوں؛ اپنی سپر ایک طرف رکھ دے کیونکہ میں تیری سپر ہُوں، اپنا سب فخر چھوڑ دے کیونکہ میں تیرا فخر ہُوں۔''

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا کی راہیں ہماری راہیں نہیں اور نہ ہی اُس کے خیالات ہمارے خیالات ہیں (پڑھیے یسعیاہ 8:55)۔ خُدا پر بھروسہ کرنا اپنی سوچوں کو ایک طرف رکھنے کا نام ہے۔ کیونکہ ایسا کرتے ہوئے اس کے کلام، وعدوں اور کردار پر مکمل انحصار کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے میں کوئی نظریہ قائم کرنا نہیں ہے بلکہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے تمام معاملات کو خدا کے ہاتھ میں دے دینا ہوتا ہے اور اس کے کلام کے وعدوں کے ذریعے اس کو گہرے طور پر پہچان کر ردِعمل کا اظہار کرنا ہے۔ ایمان سے مراد اُس کی تابعداری ہے جب وہ حُکم کرے، جب وہ کہے تو ٹھہر جانا، جب وہ کہے تو کام کرنا، جب وہ کہے تو صبر کرنا اور ہر وقت دِل سے دُعا کرتے ہوئے اُس کی نزدیکی حاصل کرتے جانا ہے۔

خُدا کے کلام پر مُکمل بھروسہ

بائبل مقدس اور تاریخی طور پر جتنے بھی اِیمان کے سُورما ہُوئے اُنہوں نے خدا کے کلام کو مانا اور سنجیدگی سے اُس پر عمل کیا۔ اِیمان ہی سے نُوح نے کشتی تیار کی جب اُسے خبردار کیا گیا (عبرانیوں 7:11)۔ اور جب خدا نے ابرہام کو بُلایا تو اُس نے ایمان ہی سے انجان ملک کی طرف سفر شروع کر دیا (پڑھیئے، عبرانیوں 8:11)۔ اور جب اس سے بیٹے کا وعدہ کیا گیا تو باوجود ناممکن صورتحال کے اس نے پختہ ایمان سے یقین کیا کہ خدا نے جو وعدہ کیا ہے اُسے ضرور پورا کرے گا۔ (پڑھیئے رومیوں 4:20-21)۔ اور جب خدا نے اس کا امتحان کیا تو ایمان ہی سے وہ بیٹے کو قربان کرنے کو تیار ہوا (عبرانیوں 17:11) ایمان ہی سے موسیٰ نے مصر کو خیر باد کہا اور "اندیکھے کو گویا دیکھتے ہوئے سب برداشت کیا" (پڑھیئے عبرانیوں 11:27) ایمان ہی سے داؤد نے کم عمر ہوتے ہوئے بھی جولیت کا مقابلہ کیا کیونکہ اس کا بھروسہ یہ

تھا کہ خداوند فلستیوں کے اس بڑے سورما کو اس کے ہاتھ میں کردے گا۔ (پڑھیئے 1۔سموئیل 17)۔ایمان ہی سے یرمیاہ نے فرمانبرداری کرتے ہوئے کھیت خریدا اور ایک مرتبان میں معاہدے کے کاغذات ڈال کر لمبا عرصہ انتظار کیا تا کہ خدا کے وعدے کو علامتاً ظاہر کرے کہ خدا کے لوگ اسیری سے واپس آکر اپنے گھروں اور تاکستانوں کے پھر مالک ہوں گے۔ (یرمیاہ15:32)۔اگر چہ حالات بہت خراب ہو چکے تھے لیکن یرمیاہ خداوند پر اپنے بھروسے کا اظہار اس دعا کے ذریعے کرتا ہے، ”آہ، اے خداوند خدا! دیکھ تونے اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے“ پڑھیئے (یرمیاہ17:32)۔ایمان ہی سے عزرا نے یروشلم کی طرف سفر کرتے ہوئے بڑے ہجوم اور سونا چاندی وغیرہ بہت کچھ ہونے کے باوجود ڈاکوؤں اور رستے کے خطرات سے بچاؤ کے لئے بادشاہ سے مدد طلب کرنے کے بجائے لوگوں کو دعا اور روزے میں ٹھہرنے کی تاکید کی تا کہ خدا ان کی حفاظت کا بندوبست کرے (عزرا8:21-23، 31)

کیا آپ عزرا کے اس اعتماد کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو وہ خداوند پر رکھتا تھا؟

یعنی اس نے نہ صرف اپنی حفاظت بلکہ اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کی حفاظت کے لئے خداوند پر بھروسہ کیا کہ خدا یقیناً ان کو چھڑائے گا۔

ایمان ہی سے نحمیاہ نے یروشلم کی تباہ حالی اور خدا کے لوگوں کے برے رویہ کے باوجود خدا کی قدرت اور وعدوں پر مکمل بھروسہ کیا۔اس نے خدا کی عظمت، بزرگی، وفاداری اور رحم کو مانا اور اس کے وعدے اسے یاد دلائے کہ وہ اپنے لوگوں کو بحال کرے گا جب وہ اس کی طرف رجوع لائیں پڑھیئے (نحمیاہ1)”شدید خوف ذدہ“ ہونے کے باوجود اس نے بادشاہ کے حضور جا کر اس سے یروشلم کی دوبارہ تعمیر کی اجازت لینے کا فیصلہ کر لیا۔اگر چہ راہ میں جاتے ہوئے اسے بہت سی مشکلات حتیٰ کہ واضح مخالفت کا سامنا تو کرنا پڑا مگر اس نے خدا پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے مسلسل دعا کی تا کہ وہ تمام کام سرانجام دے پائے جو خدا نے اس کے دل میں ڈالا تھا۔

”میں خدا کا یقین کرتا ہوں“

پُولُس رسول کے بارے میں سوچیئے جب وہ بحری جہاز میں سفر کرتے ہوئے روم کی طرف جا رہا تھا اور سمندر میں اچانک شدید طوفان اٹھا اور جہاز پر موجود تمام افراد کی زندگیاں شدید خطرے میں آ گئیں طوفان یہاں تک شدید ہو گیا کہ سب لوگوں نے ہمت ہار دی مگر پُولُس کو پریشانی نہیں تھی وہ پرسکون تھا اور اس کی وجہ خدا پر اس کا ایمان تھا کیونکہ رات کو ایک فرشتے نے اسے بتایا تھا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ پُولُس کی وجہ سے جہاز پر موجود تمام افراد کی زندگیاں بچ جائیں گی پڑھیئے (اعمال27:23-24)

تب پُولُس نے لوگوں کی ان الفاظ کے ذریعے حوصلہ افزائی کی: ''اس لئے اے صاحبو! خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ہے ویسا ہی ہوگا؟ (اعمال 27:25) ''میں خدا کا یقین کرتا ہوں''۔ یہی کلیدی الفاظ ہیں؟ کیا آپ بھی خدا کی کہی ہوئی بات کا یقین کرتے ہیں؟ اور اس کے کلام کے مطابق اس کی مانتے ہیں؟ کیا اس کے وعدے کو مان کر مکمل اعتماد سے ردِعمل ظاہر کرتے ہیں چاہے وہ آدمیوں کی نظر میں ٹھیک ہو یا نہ ہو؟ کیونکہ خدا ہمیشہ ایمان سے خوش ہوتا اور ان کے لئے وفادار ہے جو اس پر مکمل بھروسہ کرتے اور اسی سے تمام امیدیں وابستہ رکھتے ہیں!

بہترین حوصلہ افزائی

بہت سے ایسے افراد کے لئے خدا کے کچھ وعدوں کی فہرست درج ذیل کر رہا ہوں تا کہ ضرورت کے وقت ان کی بہترین حوصلہ افزائی ہو سکے۔ کیونکہ جب آپ ایمان رکھتے ہوئے خدا پر یقین کرتے اور اس کے طلب گار ہوتے ہیں تو وہ اپنے وعدے کے مطابق آپ کا مددگار بن جاتا ہے۔

جیسا کہ ڈی ایل مُوڈی نے یہ خوبصورت بات کہی، ''خدا کے کسی بھی وعدے پر انحصار کیجئے تو وہ بالکل ویسے ہی آپ کی مدد کرے گا۔''

اے۔ ڈبلیو۔ ٹوزر کے یہ الفاظ بھی انتہائی حوصلہ افزا ہیں: ''اگر آپ مشکل کا شکار ہیں اور حالات قابو سے باہر ہیں مگر آپ خدا کے ساتھ وفادار ہیں تو پھر آپ اس پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بیٹے کے وسیلے آپ اس کے حضور آئیں اور اس کے وعدے کے مطابق مانگیں تو وہ کبھی آپ کو شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔ وہ آپ کی مدد کرے گا اور ہر مشکل سے چھڑائے گا اگر آپ اس پر بھروسہ کریں گے تو وہ آپ کے لئے آسمان اور زمین کو ہلا دے گا۔''

خدا کے چند قیمتی وعدے

''اپنا بوجھ خداوند پر ڈال دے۔ وہ تجھے سنبھالے گا۔'' (زبور 55:22)

''اے میری جان! تو کیوں گری جاتی ہے؟ تو اندر ہی اندر کیوں بے چین ہے؟ خدا سے امید رکھ! کیونکہ وہ میرے چہرے کی رونق اور میرا خدا ہے'' (زبور 43:5)

''مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر۔ میں تجھے چھڑائوں گا اور تو میری تمجید کرے گا'' (زبور 50:15)

''ناگہانی دہشت سے خوف نہ کھانا اور نہ شریروں کی ہلاکت سے جب وہ آئے۔ کیونکہ خداوند تیرا سہارا ہوگا اور تیرے

پائوں کو پھنس جانے سے محفوظ رکھے گا“
(امثال3:25-26)
”سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر اپنی سب راہوں میں اس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا“ (امثال3:5)
’جس کا دل قائم ہے تو اسے سلامت رکھے گا۔ کیونکہ اس کا توکل تجھ پر ہے “(یسعیاہ26:30)
”تو مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں نہ ہو کیونکہ میں تیرا خدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشوں گا۔ میں یقینا تیری مدد کروں گا اور میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا“ (یسعیاہ10:41)
”جب تو سیلاب میں سے گزرے گا تو میں تیرے ساتھ ہوں گا اور جب تو ندیوں کو عبور کرے گا تو وہ تجھے نہ ڈبائیں گی۔ جب تو آگ پر چلے گا تو تجھے آنچ نہ لگے گی اور شعلہ تجھے نہ جلائے گا۔ کیونکہ میں خداوند تیری خدا اسرائیل کا قدوس تیرانجات دینے والا ہوں۔“(یسعیاہ2:43-3)

”بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی“ (متی 33:6)
”مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پائو گے۔ دروازہ کھٹکھٹائو تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔“(لوقا11:9)
”پس جب تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدوس کیوں نہ دے گا؟“ (لوقا11:13)
”۔۔۔خدا سچا ہے ۔ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تا کہ تم برداشت کر سکو۔“(ا۔کرنتھیوں10-13)
’’اور مجھے اس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کر دے گا“ (فلپیوں1:6)
’’کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکر گزاری کے

ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں"
(فلپیوں4:6-7)
"میرا خدا پنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمھاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا"(فلپیوں4:19)
"مگر خداوند سچا ہے۔ وہ تم کو مضبوط کرے گا اور اس شریر سے محفوظ رکھے گا"(2۔تھسلنیکیوں3:3)
"اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔ اس کو دی جائے گی"
(یعقوب1:5)
"خدا کے نزدیک جائو تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔۔۔ خداوند کے سامنے فروتنی کرو۔ وہ تمھیں سربلند کرے گا۔"
(یعقوب4:8-10)
"اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"(1۔یوحنا1:9)
آپ ان وعدوں کو اچھی طرح سے یاد کریں اور روز بروز کم از کم ایک وعدے پر ایمان رکھتے ہوئے خدا پر بھروسہ کریں اور دعا کرتے رہیں تا کہ وہ آپ کی مدد کرے اور آپ ہر روز اس کی تمجید کر سکیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ خدا کے اور بھی بہت سے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ان کے مطابق ایمان رکھ کر کیسے عمل کریں گے؟

جب کوئی حقیقی توبہ کرتا ہے تو اس میں برائی کے برخلاف نیکی اور راستی کرنے کا انتقام پیدا ہو جاتا ہے۔ برائی سے انتقام نیکی کر کے لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً آپ اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں اور خدا کے حضور کہتے ہیں کہ خداوند وہ کون سا غلط کام میری زندگی میں موجود رہ گیا ہے جس کو درست کر کے میں اس سے انتقام لے سکتا ہوں؟ پوری دنیا میں بہت سے ایسے کاروباری افراد موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ "مجھے مسیح کے متعلق مت بتاؤ، میں مسیح پر ایمان نہیں رکھتا، میں آپ کے کلیسیائی ممبران پر یقین نہیں رکھتا، میں پاسبان پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔" ایسے لوگوں کی اِن باتوں کی وجہ آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ اسکی ایک ہی وجہ ہے کہ مسیحی ایمانداروں نے بدی کے برخلاف نیکی نہیں کی۔ انہوں نے گزشتہ برائی کو نیکی کر کے دُرست کرنے اور برائی سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا گناہ رہ تو نہیں گیا جس سے اِنتقام لینے کی ضرورت ہو؟

جب غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑے

When sorrow strikes

وہ میری زندگی کا سب سے تاریک اور تکلیف دہ دن تھا۔ میں گوئٹے مالا میں بطور مشنری خدمات سرانجام دے رہا تھا کہ مجھے ایک پیغام ملا کہ اپنی بیوی کو گھر پر فون کروں جو ٹیکساس اور میکسیکو کی سرحد پر واقع تھا۔ میں حیران تھا کہ ایسی کون سی ایمرجنسی آن پڑی کہ میں گھر پر کال کروں۔ لیکن میں اپنی بیوی کے وہ اشک بھرے الفاظ نہیں بھول سکتا جو غم کا ایک پہاڑ بن کر میرے سر پر ٹوٹ پڑے تھے کہ: ''ہمارا بیٹا پال موٹر سائیکل کے حادثے میں ہلاک ہوگیا ہے۔'' خدا کا فضل ہوا تھا کہ میں رویا نہیں۔ کیونکہ میں روکر اپنی بیوی کے دکھ میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ ہمارے 26 سالہ بیٹے کی منگنی ہوچکی تھی اور جلد شادی ہونے والی تھی۔ میں تو اسے بیاہنے والا تھا، مگر اب اس کو دفنانے والا تھا۔ پھر ابھی دنوں میرے بھائی ہنری جارِس جو ہمارے ساتھ مشنری بھی تھے جلد اسپتال میں داخل کروانا پڑا کیونکہ ان کو کینسر (سرطان) کی تشخیص ہوئی تھی۔ ابھی کچھ دن ہی گزرے ہوں گے کہ ہم پر مصیبت کا ایک اور پہاڑ اس وقت ٹوٹا جب میری بیوی سے کسی نے پیسوں والا پرس چھین لیا جس میں ہمارے وفات پائے بیٹے کی تصاویر بھی تھیں جو واپس نہیں مل سکتی تھیں۔ میں پچاس برس سے بطور مشنری اور مبلغ خدمت کر رہا تھا اور اکثر لوگوں کے دکھوں میں ان کو خدا کے کلام کی سچائیوں کے ذریعے تسلی دیتا اور یہ کہہ کر حوصلہ دیتا کہ ہر شخص کو دکھوں، مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ ہماری جسمانی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ لیکن غم کیا ہوتا ہے اس وقت تک یہ میں صرف دوسروں کے تجربات کے ذریعے ہی جانتا تھا۔ لیکن اب میں بھی ان غمزدوں کی بھیڑ کا ایک حصہ تھا اور میں نے جانا کہ موت کا درد اور ٹوٹے ہوئے خوابوں کی جگر پاش تکلیف کیا ہوتی ہے۔ لیکن یہ جاننا اور سمجھ لیتا کہ دکھ اور غم بھی خدا کے منصوبے اور مقصد کا ایک حصہ ہیں انتہائی تسلی بخش اور خوش کن ہوتا۔

دکھاں دے ویلے تیری یہواہ سنے دعا
عزت تیری ودھاوے گا یعقوب دا خدا
ہیکل تھوں اپنی گھلے تیرے واسطے مدد
صیوں وچوں آپیں سنبھالے تینوں سدا
گاواں گے گیت یاربا تیری نجات دے
جھنڈا کراں گے اپنے خداوندہی دا کھڑا
درخواستاں اوہ تیریاں پوری کرے گا آپ
اپنی جنابِ پاک تھوں یعقوب دا خدا

اس لئے اپنے خدا کے شکرگزار ہیں کہ غموں کی کثرت بھری وادی میں ہم اپنی آنکھیں پہاڑوں کی طرف اٹھاتے ہیں جہاں سے ہماری مدد آتی ہے۔ درحقیقت ہماری ناامیدی میں خدا کے کام کرنے کا موقع ہوتا ہے۔ آزمائش ہمیں توڑنے نہیں بلکہ مکمل کرنے آتی ہیں۔ وہ ہمیں گھٹنوں کے

بل کر دیتی ہیں اور گھٹنوں کے بل جھک کر ہی تو ہم خدا کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایمان کا سبق ہمیں آزمائش کی بھٹی سے ہی ملتا ہے۔ کیونکہ مسیح کی مدد کے بغیر ہم زندگی کی مشکلات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آزمائش ہمیں چڑچڑا بنا سکتی ہیں یا بہتر بنا سکتی ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر حال میں ہر طرح کی کڑواہٹ سے چھٹکارا پا کر خدا کی تمام برکات سے مستفید ہونا چاہیے۔

ہم آزمائشوں اور آنسوؤں کے وسیلے بہت کچھ سیکھتے ہیں

بعض اوقات زیادہ آزمائشیں زیادہ برکات لے کر آتی ہیں۔ ہم دکھوں، آزمائشوں، امتحانوں اور آنسوؤں میں خوب امیر ہوتے ہیں۔ امتحان ہمیں زیادہ فائدہ مند اور پھل دار بنا دیتے ہیں۔ خدا مشکلوں کو ہمارے بھلے میں استعمال کرتا ہے۔ وہ ہمیں مصیبت سے نہیں بلکہ مصیبت میں بچاتا ہے۔ یہ تکالیف ہماری روحوں کی صفائی اور پاکیزگی کے لئے آتی ہیں۔ بڑی مشکل اس لئے آتی ہے کہ ہمیں بعد میں کوئی مشکل نہ ہو۔ زندگی کے بہترین اسباق تلوار کے نیچے، شیروں کی ماند میں اور آگ کی بھٹی میں سیکھے جاتے ہیں، بہادری دیوؤں کا سامنا کرنے اور ان کو ہرانے سے بڑھتی ہے۔ ہم الجھنوں اور مشکلات کا سامنا کر کے مضبوط ہوتے ہیں۔ مسیحی بلوغت کا اندازہ مشکلات کی تعداد سے نہیں بلکہ ان کے لئے صحیح ردِعمل سے لگایا جاتا ہے۔ مسائل کی نسبت ان میں ہمارا ردِعمل اہم ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے مسائل پر توجہ دینے کی بجائے اپنے منجی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جو انہیں حل کر سکتا ہے۔ ہمارا خدا بہترین کاریگر ہے اور ہماری زندگیوں کو بہترین صورت دے رہا ہے۔ وہ ہمارے اندر سے بہترین حالات ظاہر کرے گا۔ خدا دکھوں کی بھٹی میں سے گزار کر ہمارے اندر کی ساری گندگی جلا دیتا اور خالص سونا باہر نکال لیتا ہے۔

اس لئے ہماری زندگی کبھی دھوپ کبھی چھاؤں؛ کبھی دکھ کبھی سکھ؛ کبھی اندھیرا کبھی اجالا؛ اور کبھی دن کبھی رات ہے۔ غم کے بعد خوشی ہے؛ طوفان کے بعد دھنک ہے؛ اور ستارے تاریک رات میں ہی زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ زندگی میں ہمیں انکار، دھتکار، نفرت، ناکامی وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہ مشکلات ہی ہمیں مضبوط انسان بناتی ہیں۔ اگر چکی آٹا نہ بنائے تو کھانا کہاں سے آئے؟، پسینہ نہ بہائیں تو صحت کہاں سے آئے؟ مشکل نہیں تو مدد نہیں، بارش نہیں تو دھنک نہیں، صلیب نہیں تو جی اٹھنا نہیں، دکھ نہیں تو خوشی نہیں، امتحان نہیں تو جلال نہیں، مشکلات تو خدا کے پروں کا سائبان ہم پر لانے کا باعث بنتی ہیں وہ ہمیں ایسی مضبوطی اور دلیری عطا کرتی ہیں جو کسی اور طرح حاصل نہیں ہو سکتی۔

تکالیف کے اسکول سے بہترین علما پیدا ہوتے ہیں۔ مسیح کے دکھوں میں شریک ہونا زندگی کی سب سے بڑی برکت

ہے۔ مسیح کی قدرت ہماری مشکلات میں سب سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی قدرت ہمارے دکھوں اور مشکلات سے کہیں زیادہ ہے۔

خدا ہمارے دکھوں کو ہمارے فائدے میں بدل سکتا ہے

یسوع کے کیلوں سے چھدے ہاتھوں سے بڑھ کر کچھ بھی ہمیں تسلی، تشفی اور اطمینان نہیں دے سکتا۔ وہی ہاتھ جن سے خون بہا تھا وہ ہمیں بچا سکتے، راہنمائی کر سکتے، مہیا کر سکتے اور برکت دے سکتے ہیں۔ خدا ہمارے دکھوں کو ہمارے فائدے میں بدل سکتا اور برائی میں سے بھلائی پیدا کر سکتا ہے، کیونکہ ہمیں نہ نظر آنے والے مسیح کی نظر آنے والی قوت درکار ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہم پر اپنے آپ کو ہماری تکالیف میں سب سے زیادہ ظاہر کرتا ہے۔ دکھوں اور تکالیف کی گھڑیاں آتی ہیں مگر صبح کو خوشی کی نوبت آتی ہے پڑھیئے (زبور 5:30) اس کے لئے ہمیں فکر مند اور بے آرام ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم بیک وقت فصل کاٹ سکتے اور آرام بھی کر سکتے ہیں۔ ہم روزمرہ کے کاموں میں مسیح کی قربت کا تجربہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کو جانتا اور حالات کو بدل سکتا ہے۔ آیئے ہم اپنی فکریں اپنے زندہ خداوند کے ہاتھ میں دیں جو ہماری تکالیف میں ہمارا بہترین شافی ہے۔ پاک روح ہماری صورتحال اور ضروریات سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ اس کی تسلی لازوال ہے۔

جس نے صلیب کی شرمندگی برداشت کی اور شکستہ دل ہو کر مر گیا وہ شکستہ دلوں کو تسلی اور قیدیوں کو رہائی دینا بہترین طریقے سے جانتا ہے۔ کیونکہ اس نے دکھ اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی پڑھیئے (عبرانیوں 5 : 8) اس لئے مطمئن رہیں کیونکہ وہ نیا عزم دے سکتا، ایمان کو بڑھا سکتا اور ہماری زندگی کے ہر شعبے میں اطمینان اور تسلی دے سکتا ہے۔ کتابِ مقدس ہمیں بابرکت زندگی بسر کرنے کے لئے جلالی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس میں مشکل ترین صورتحال میں بھی حفاظت فراہم کرنے والے وعدے موجود ہیں۔ اس میں ہماری پریشان دنیا کی ہر ضرورت کو ہر زمانے میں پورا کرنے کے لئے روحانی علاج موجود ہے۔ انسانی دل آج برائی کی حدوں کو چھو رہا ہے مگر بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ کیسے انسانی دل کو تبدیل کر کے معاشرے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے کیونکہ بائبل مقدس کا مسیح ہی اس بگڑی، خراب اور پریشان حال دنیا کا واحد حل اور امید ہے کیونکہ اسی کی انجیل انسان کے تمام قصوروں اور برائیوں کا ابدی حل ہے۔ ہمارے وجود کا بانی ہماری زندگی میں دکھوں اور مسائل کو جانتا اور ان کا حل بھی جانتا ہے اور اس سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوسکتی۔ دکھوں اور مشکلات کی بھٹی میں تپے ہوئے ایماندار ہی مضبوط ایماندار ہیں۔ کیونکہ آنسوؤں کی دوربین سے وہ ستارے دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیئے کہ کسی بھی گتسمنتی کے ساتھ خدا تقویت دینے والا فرشتہ بھی بھیجتا ہے۔ زیادہ مشکل ہوگی تو زیادہ

فضل بھی خدا کرے گا۔ وہ تکالیف کو ترقی کی سیڑھیاں بنا دیتا ہے، مسائل کو مختانہ اور آزمایشوں کو کامیابی بنا دیتا ہے ہم خدا کے شکرگزار ہیں کہ وہ سیاہ ترین گھٹاؤں کو ہٹا کر خوبصورت دھنک لے آتا ہے۔ حتیٰ کہ موت کے سیاہ بادل آ بھی جائیں تو بھی وہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے۔ کیونکہ ہر حال میں وہ ہم سے بے پناہ پیار کرتا ہے۔ اس لئے وہ ہمارے دلوں کو تسلی دے کر ہمارے لبوں پر مسکراہٹیں سجا دیتا ہے۔ وہ ہماری تاریکیوں کو اجالوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ایک چینی محاورہ بڑی خوبصورتی سے اس کو یوں بیان کرتا ہے۔ ''گوہر تراشنے کے لئے رگڑ کی ضرورت ہے اور انسان کو بہترین بنانے کے لئے مشکلات کی۔'' اشکوں بھری دعائیں سچائی اور راستبازی کی فصل پیدا کرتی ہیں۔

جب غم آ دبائیں تو خداوند قریب ہے

مشکلات، آزمائش اور امتحان ہمیں سکھاتے، تربیت کرتے اور مضبوط بناتے ہیں مسائل اور ان کا دباؤ ہمیں بہترین برکات کے لئے تیار کرتے ہیں۔ کیونکہ مسائل ہمیں دعا کی طرف راغب کرتے ہیں اور ان کا دباؤ ہماری روحانی ترقی کا باعث ہیں۔ کیونکہ مسیح ہمیں برداشت سے زیادہ آزمائشوں، امتحانات یا فکروں میں پڑنے نہیں دیتا۔ (1۔کرنتھیوں 13:10)

مسائل ہماری زندگی کی کتاب کے چند صفحات ہوتے ہیں۔ دکھوں کے اسکول سے تعلیم یافتہ ہی بہترین گریجویٹ بنتے ہیں۔ کیونکہ ہماری ناکامیاں بھی ہماری ترقی میں داخلے کا رستہ بن جاتی ہیں۔ بہترین کتب پڑھنا اکثر آسان ہوتا ہے مگر ان کو لکھنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے کیونکہ خدا ہمیں ناکام ہونے کے باوجود کامیاب بناتا ہے کیونکہ وہ ہمیں حتمی کامیابی عطا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیئے کہ وہ جس کی رحمتیں لازوال ہیں اور ہر صبح تازہ ہیں۔ اس کی وفاداری عظیم ہے (نوحہ 3:21-23) خدا کی شکرگزاری کرتے رہیں کیونکہ مسیح کے وسیلے وہ ہماری تکلیف کے بدلے عظیم انعام سے اور ہر بہائے آنسو کے بدلے عظیم خوشی سے نوازے گا۔ اس لئے جان رکھیے کہ دکھ وہ آئینہ ہیں جن میں ہم اپنی حقیقی صورت دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ کچھ عظیم لوگ ایسے بھی ہوئے ہیں جن کے دکھ بھی عظیم تھے۔ خدا نے پُولُس کو قید میں جانے دیا تاکہ وہ چند بہترین خطوط لکھے۔ یُوسف کو بھی قید اور تکالیف میں جانے دیا تاکہ وہ ایک بہترین وزیراعظم بن سکے۔ اور ایوب کو بھی عظمت دکھ سہنے کے بعد ملی۔ دانی ایل کو بھی وزیراعظم بننے کے لئے شیروں کی ماند میں سے ہو کر آنا پڑا۔ دکھوں کا بھید بیان کرنا آسان نہیں۔ بہت سے دکھ ہماری اپنی غلطی یا گناہ کے باعث آتے ہیں۔ یعنی وہ نتائج ہو سکتے ہیں گناہ کی سزا نہیں۔ لیکن بعض دفعہ دکھ دوسروں کی وجہ سے اور حالات کی وجہ سے آتے ہیں جو

ہمارے لئے برکت کا دروازہ بن جاتے ہیں۔ آج دنیا جو مایوسی، بدکاری اور بہت سے غلط عقائد کا شکار ہے اس کو ہمیں خدا کی نظر سے دیکھنا ہے۔ کیونکہ دنیا اپنی غلطیوں کے باعث دکھوں سے بھری پڑی ہے۔ اس کے بارے میں بیان کرنا انتہائی مشکل ہے کہ ایک چھوٹا بچہ کیوں مر جاتا ہے، کوئی بھی پیارا کیوں مہلک بیماری کا شکار ہوجاتا ہے اور کئی خاندان فوتگی یا طلاق کی وجہ سے کیوں بکھرے ہوئے ہیں۔ یعنی دکھوں کا مسئلہ عالمگیر ہے۔ لیکن ہمارے پاس اپنی قوت اور وسائل سے بڑھ کر مدد موجود ہے۔ خدا کا وعدہ جو ابرہام سے اس نے کیا وہ آج ہمارے لئے بھی عظیم تسلی کا باعث ہے۔ "میں تیری سپر اور بے پناہ بڑا اجر ہوں" (پیدائش 1:15) ہمارے لئے خدا نے بہترین مثال کتابِ مُقدس میں دی ہے۔

ایوب کی مثال

آج ایوب جیسا رویہ رکھنے کی شدید ضرورت ہے: "اگرچہ وہ مجھے قتل کرے--- تو بھی میں اسی پر توکل کروں گا" پڑھیئے (ایوب 15:13) حالانکہ اس کے دکھ بے حد تھے اور وہی یہ کہہ سکتا تھا کہ، "جیسے چنگاریاں اوپر ہی کو اڑتی ہیں ویسے ہی انسان دکھ کے لئے پیدا ہوا ہے" ۔(ایوب 7:5) اور اس کی گواہی کی پختگی دیکھئے "دیکھ! وہ آدمی جسے خدا تنبیہ کرتا ہے خوش قسمت ہے اس لئے قادرِ مطلق کی تادیب کو حقیر نہ جان" (ایوب 17:5) انتہائی تکلیف اور اندوہ ناک غم کے باوجود وہ یہ کہتا ہے کہ، "خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا۔ خداوند کا نام مبارک ہو" (ایوب 21:1) بائبل مقدس ایوب کے رویے کے متعلق یوں بیان فرماتی ہے کہ، "ان سب باتوں میں ایوب نے نہ تو گناہ کیا اور نہ خدا پر بیجا کام کا عیب لگایا" (ایوب 22:1) اس لئے ایوب کی کتاب کا اختتام کیسے خوبصورت الفاظ سے ہوتا ہے، "خداوند نے ایوب کی اسیری کو جب اس نے اپنے دوستوں کے لئے دعا کی بدل دیا اور خداوند نے ایوب کو جتنا اس کے پاس پہلے تھا اس کا دو چند دیا۔" (ایوب 10:42)

اسی طرح مشکلات اور خطرات سے نمٹنے کے لئے بائبل مقدس میں ہمیں ایک اور عظیم مثال ملتی ہے اور وہ ہے بادشاہ یہوسفط ۔ جب اموریوں اور دوسرے لوگوں نے مل کر حملہ کیا تو بائبل میں یوں درج ہے، "اور یہوسفط ڈر کر دل سے خداوند کا طالب ہوا اور سارے یہوداہ میں روزہ کی منادی کرائی۔" اور اس نے یہ دعا مانگی، "اے ہمارے خدا کیا تو ان کی عدالت نہیں کرے

گا؟ کیونکہ اس بڑے انبوہ کے مقابل جو ہم پر چڑھا آتا ہے ہم کچھ طاقت نہیں رکھتے اورنہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کیا کریں بلکہ ہماری آنکھیں تجھ پر لگی ہیں۔" (2۔تواریخ20:3-12) پھراس نے یہ اعلان کیا،"تم کو اس جگہ میں لڑنا نہیں پڑے گا، تم چپ چاپ کھڑے رہنا اور خداوند کی نجات جو تمہارے ساتھ ہے دیکھنا" (2۔تواریخ20:17)

حبقوق3:17-19 میں بہت سی مشکلات کے درمیان فاتح ایمان کی خوبصورت تصدیق نظر آتی ہے کہ:"اگر چہ انجیر کا درخت نہ پھولے اور تاک میں پھل نہ لگے اور زیتون کا حاصل ضائع ہو جائے اور کھیتوں میں کچھ پیداوار نہ ہو اور بھیڑ خانہ سے بھیڑیں جاتی رہیں اور طویلوں میں مویشی نہ ہوں تو بھی میں خداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خدا سے خوش وقت ہوں گا۔ خداوند خدا میری توانائی ہے، وہ میرے پائوں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اونچی جگہوں میں چلاتا ہے۔"

اورصفنیاہ نبی نے بھی اس ایمان کی خوبصورتی یوں بیان کی ہے:"خداوند تیرا خدا جو تجھ میں ہے قادر، وہی بچالے گا۔ وہ تیرے سبب سے شادمان ہو کر خوشی کرے گا۔ وہ اپنی محبت میں مسرور رہے گا۔ وہ گاتے ہوئے تیرے لئے شادمانی کرگے گا" (صفنیاہ3:17) یہ الفاظ کیسی خوشی اور ولولہ دلوں میں بھر دیتے ہیں۔ یہ مضمون لکھتے ہوئے میں نے عجیب سی خوشی اور شادمانی کا تجربہ کیا، اور مجھے قوی امید ہے بلکہ پختہ یقین ہے کہ یہ وعدے آپ کو بھی دلی خوشی اور برکت کا خزانہ عطا کریں گے کیونکہ کلامِ خدا کا تجربہ کرنا ہی سب زیادہ خوش کن اور بابرکت ہے، خدا کا ایک وعدہ یہ کہتا ہے کہ وہ ہمیں آزمایش میں سے بچالے گا، "تو خداوند دین داروں کو آزمایش سے نکال لینا جانتا ہے۔ اس نے وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ "میں تیرے ساتھ ہوں اور جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کروں گا" (پیدائش28:15)"اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں (متی28:20) اس لئے وہ ہم سے نہ تو دستبردار ہوگا نہ ہی ہمیں چھوڑے گا (پڑھیئے عبرانیوں 13:5) اس نے کہا کہ وہ ہمارے آگے اور پیچھے کی دیکھ بھال کرے گا۔ "میں تیرے آگے آگے چلوں گا اور ناہموار جگہوں کو ہموار بنا دوں گا،

میں پیتل کے دروازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کروں گا اور لوہے کے بینڈوں کو کاٹ ڈالوں گا۔"(یسعیاہ2:45)

اپنے عظیم خدا کی عظمت کو اور کیسے بیان کرو کہ اس کے وعدوں کی کمی نہیں۔اس کے مزید وعدے یہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے پروں تلے ہمیں پناہ دیتا، اپنی قدرت وقوت سے اٹھا کھڑا کرتا؛ اپنے دہنے ہاتھ سے ہماری راہنمائی کرتا؛ اور اپنی روح سے سکھاتا اور سنبھالتا؛ مشکل وقت میں مدد فراہم کرتا، شکستہ دلوں کو شفا بخشتا، تسلی اور امید دیتا؛ فضل، رحم، شفقت اور ترس کرتا؛ ہماری ضروریات پوری کرتا؛ دعاؤں کا جواب دیتا؛ دکھوں میں سے خوشی فراہم کرتا؛ ڈر اور خوف سے چھڑاتا؛ دشمنوں سے رہائی دیتا ہے؛ کیونکہ وہ ہمارا اچھا چرواہا ہے اور جب اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے وعدوں پر ایمان رکھیں تو پھر بھلائی اور رحمت عمر بھر ہمارے ساتھ ساتھ رہیں گی اور ہم خداوند کے گھر میں سکونت کریں گے جہاں برکات ہی برکات ہیں! اس کے علاوہ دکھوں میں خدا نے الٰہی انتظام یہ بھی کر رکھا ہے کہ ہم خود تسلی پا کر دوسروں کی تسلی کا باعث بھی بنیں۔"جو ہر طرح کی تسلی کا خدا ہے۔ وہ ہماری سب مصیبتوں میں ہم کو تسلی دیتا ہے تاکہ ہم اس تسلی کے سبب سے جو خدا ہمیں بخشتا ہے ان کو بھی تسلی دے سکیں جو کسی طرح کی مصیبت میں ہیں"(2۔کرنتھیوں4-1:3)۔

اس لئے ان دکھوں اور تکالیف سے گھبرا کر ہمت نہ ہاریں اور خدا کی قربت سے دور نہ ہوں کیونکہ یہ دکھ اور مصائب تو ہم سب کی زندگی میں کبھی نہ کبھی آتے ہی ہیں۔لیکن خدا کا شکر ہو کہ اس کی سنہری محبت کی روشنی ہماری زندگی میں مسیح کی صورت کو مزید اجاگر کرتی جاتی ہے۔اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ،"میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ (2۔ کرنتھیوں9:12) اس لئے آئیے ہم بھی پُولُس رسول کے ساتھ مل کر یہ اعلان اپنی زندگیوں سے کرتے رہیں کہ، "خدا کا شکر ہو۔۔۔۔" (2۔ کرنتھیوں14:2) کیونکہ "میں خداوند میں بہت خوش ہوں۔۔۔ جو مجھے طاقت بخشتا ہے اس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں" (فلپیوں13,10:4) جب آپ پر دکھوں اور تکلیفوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑے تو آپ خداوند کے وعدوں پر کیسے بھروسہ کرتے ہوئے اس میں شادمان رہیں گے اور کیسے ہر حالت پر فاتح ہوں گے؟

جب تک تم توبہ نہ کرو گے

مُکاشفہ کی کتاب پر صحائف کا اختتام بہت خوبصورت انداز میں ہوتا ہے۔ یہ مُقدس صحیفہ موجودہ دور اور آنے والے دور کے متعلق بیان کرتے ہوئے اِنسان کے ساتھ خدا کا تمام معاملات کی وضاحت اور اچھائی اور برائی کے درمیان طویل جنگ کے ابدی خاتمے کو واضح کرتا ہے۔ یہ یسوع کی آمدِ ثانی سے قبل اور مقدسین کو آسمان پر بلائے جانے سے قبل نسلِ انسانی کے لئے خداوند کی طرف سے آخری کلام ہے۔ پھر دنیا کی سب حکومتیں خدا اور اسکے مسیح کی ہو جائیں گی۔ لیکن اس کتاب میں ایک اہم ترین اور فوری عمل کرنے والا مضمون دیا گیا ہے اور وہ مضمون توبہ ہے۔ آپ جب اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں تو سات کلیسیاؤں کو لکھے گئے خطوط میں ہی سات بار توبہ کرنے کا بلاوا دیا گیا ہے اور چار بار ایسے لوگوں کو للکارا گیا ہے جو توبہ نہیں کر رہے کہ خُدا اُن کی عدالت کرے گا۔

جو خادم اور لوگ مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں وہ بڑی شدومد سے دنیا کے موجودہ حالات اور آنے والے مستقبل کے متعلق جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ سات کلیساؤں کی پیغام میں نہ صرف اس وقت کو کلیسیاؤں کو پیغام ہے بلکہ اُس میں آنے والے ہر دور کے لئے ایک نبوتی پیغام بھی موجود ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق نہیں کہ یہ رسولوں کے دور سے کلیسیاء کے اٹھائے جانے تک کے دور کا اِحاطہ کرتے ہیں۔

لیکن ایک بات تو واضح ہے کہ خداوند نے ان خطوط میں ہر دور کی کلیسیاء کی روحانی حالت کے بارے میں بیان دے دیا ہے تا کہ ہم اپنی حالت کو جان سکیں اور اس کی درستگی کے بارے میں فکرمند ہوں! آیئے اس کو ایک اور پہلو سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں، ہمیں افسس کی کلیسیاء ایک راسخ الایمان کلیسیاء کے طور پر نظر آتی ہے مگر وہ اپنی پہلی سی محبت خداوند کے ساتھ چھوڑ بیٹھی ہے۔ سمرنہ ایک دکھ سہنے والی کلیسیاء ہے جو مسیح کے ساتھ وفادار رہتے ہوئے اذیت اور غربت کو برداشت کرتی ہے۔ پرگُمن کی کلیسیاء دنیاوی تھی مگر تعلیمات میں پختہ ہونے کے باوجود اُن باتوں کو نظر انداز کئے ہوئے تھی جو تعلیمات کے منافی تھیں۔ تھواتیرہ کی کلیسیا میں تو ہم پرستی اور شدید جنسی بے راہ روی پائی جاتی تھی مگر ان میں تھوڑے سے ایسے بھی تھے جو ایسی صورتحال پر غم کھاتے اور کُڑھتے بھی تھے۔ مگر اس کا حل نہیں کر پا رہے تھے۔ سردیس ایک سرد اور عمومی کلیسیاء تھی جس میں روحانی زندگی کے بہت تھوڑے شواہد موجود تھے پھر بھی چند ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے اپنی پوشاکیں آلودہ نہیں کی تھیں۔ فِلدِلفیہ کی کلیسیا بائبل کی تعلیم کے مطابق چلنے والی اور خداوند کی سچائی اور اختیار کو ماننے والی کلیسیاء تھی مگر اس میں ایک دروازہ غلط بھی کھلا ہوا تھا جہاں خداوند کی گواہی اور وفاداری سچائی کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ لودیکیہ کی کلیسیاء آزاد خیال اور بے پرواہ کلیسیاء تھی جو کلامِ خُدا کی ابدی سچائیوں کے ساتھ بھی بے پرواہی سے پیش آ رہی تھی اور مسیح ان کی زندگی سے بالکل باہر تھا۔

اِن تمام کلیسیاؤں کو خداوند نے یوں پکارا، ’’میں تیرے

کاموں کو جانتا ہوں'' (مُکاشفہ 2:2) اس کی جانچنے والی آنکھیں سب کچھ پرکھ لیتی ہیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ان تمام خطوط میں تربیت ایک جیسی ہے۔ پہلے تو خداوند کلیسیاء کی حالت کے مطابق اپنا خصوصی تعارف کرواتا ہے۔ پھر اس کلیسیاء کی روحانی حالت کا کچا چٹھا کھول کر بیان کرتا ہے۔ تیسرے نمبر پر خاص آگاہی یا انتباہ تھا جو ضرورت کے عین مطابق تھا۔ چوتھے نمبر پر غالب آنے والے کے لئے وعدہ اور سننے اور متوجہ نہ ہونے والے کے لئے عدالت تھی۔ ان سات میں سے پانچ خطوط میں توبہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صرف سمرنہ اور فلدیفیہ کی کلیسیاؤں کو یہ حکم جاری نہیں کیا گیا۔ آیئے ہم ان پانچ کلیسیاؤں کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلی سی محبت چھوڑ دی

اِفسس کو پہلی سی محبت چھوڑ دینے پر سرزنش کی گئی ہے۔ یہ کلیسیاء مغرور تھی کہ بہت عُمدگی سے تعلیم کو جانتے ہوئے اس کی بنیادی باتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ان میں تعلیمی معیار کے بارے میں غیرت تو بہت تھی مگر رُوح کی مُحبت کا اِظہار نہیں تھا۔ یہ ایک زبردست غلطی تھی کہ تعلیم دُرست ہو چاہے محبت کی کمی ہو، یعنی عقیدے کی پختگی پر کوئی سمجھوتہ نہیں جو تھا اچھا ہگر مسیح جیسی محبت کا اظہار نہ ہونا اور برادرانہ اُلفت کی شدید کمی کو وہ تعلیم پورا نہیں کر پا رہی تھی اس لئے وہاں انتباہ کیا جاتا ہے کہ ''پس خیال کر کہ تو کہاں سے گِرا ہے اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر اور اگر تو توبہ نہ کرے گا تو میں تیرے پاس آ کر تیرے چراغ دان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔''

(مُکاشفہ 5:2) یہ کسی ایک مسیحی کا مسئلہ نہیں جو اپنی جان کھو رہا ہے بلکہ اس کلیسیاء کا مسئلہ ہے جو کبھی دلیری سے اپنی گواہی پر قائم تھی مگر اب اپنی گواہی کھو رہی تھی۔ یعنی کلام کی سچائیوں پر صرف بھروسہ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ انجیل کی روشنی پھیلانے میں محبت بے حد ضروری ہے کیونکہ صرف سچائیاں بیان کر دینے سے لوگ نہیں سُنیں گے جب تک خُدا کی مُحبت رُوح القدس کے وسیلے لوگوں کے دلوں میں نہ اترے اور یہ ہمارے الفاظ کے وسیلے ہی خدا لوگوں کو منتقل کرے گا۔ اس کے لئے یہ مُحبت پہلے ہمارے لوگوں میں کثرت سے موجود ہونی چاہیے۔ اور جب ایسا نہ ہوا تو خداوند نے توبہ کرنے کے لئے للکارا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ''پہلے کی طرح کام کیا کر''۔ کیونکہ اُس وقت خُداوند ان کے لئے سب سے اہم تھا اور اس کی محبت ان کے نزدیک سب سے قیمتی چیز تھی۔ اور دُوسروں تک اس کی محبت پہنچانے کے لئے خود تنگی اور پریشانی بھی برداشت کی۔ اِسی طرح ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن پر یہی بات صادق آتی ہے اور وہی انتباہ بھی ہے کہ جب تک رویہ تبدیل نہ ہو گا خداوند سے مُحبت دوبارہ بحال نہیں ہو گی اور اقرار کر کے توبہ نہیں کی جائے گی تو وہ ہمارے چراغدان کو ہماری جگہ سے ہٹا دے گا اور ہم اس کے لئے بے فائدہ رہ جائیں گے۔

گناہ کو نظر انداز کرنا

پرگُمن کی کلیسیاء کی حالت زیادہ بری ہے کیونکہ وہاں بُرائی کو مثبت انداز میں نظر انداز کیا جاتا ہے اور برے گروہ تشکیل دیے جاتے ہیں جو اُس قُدوس کے خلاف ہیں جس کی

خدمت کا وعدہ انہوں نے کیا تھا۔ اسی لئے دوبارہ توبہ کرنے کے لئے للکارا جاتا ہے۔آپ ذرا الفاظ پر غور کیجئے کہ،''توبہ کر؛ ورنہ میں تیرے پاس جلد آ کر ان کے ساتھ اپنے منہ کی تلوار سے لڑوں گا''(مُکاشفہ 16:2) دیکھئے کیسی خوفناک صورتحال ہے کہ توبہ کرو ورنہ میں آ کر تیرے ساتھ لڑوں گا اور اس میں بہت جلدی بھی شامل کی گئی ہے اس کا سامنا خدا کے لوگوں کو کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ اپنے چُنیدہ لوگوں میں کسی قسم کی ناراستی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے نجات حاصل کر کے گناہ میں زندگی گزارنا خدا کو ناپسندیدہ ہے۔ اُس کے منہ کی تلوار اُس کا کلام ہے۔اور وہ ان سب کے خلاف ہے جو راستبازی کی وضع تو رکھتے ہیں پر زندگی گناہ میں گزارتے ہیں۔کیا آج کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی پیغام ہوسکتا ہے۔ کیونکہ آج بھی کئی جگہوں پر کلیسیاء شیطان کے تخت پر آرام سے بیٹھی ہوئی ہے اور دُنیاوی معاملات میں بہت خوش ہے اور مسیح سے جُدا ہونے کی کوئی پرواہ بھی نہیں۔قدیم زمانے میں بلعام نے بلق کو مشورہ دیا کہ اگر موابیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان رفاقت کروادی جائے تو پھر اُن کا خُدا اُن کی اِس حرکت پر انہیں خوب سزا دے گا۔بلعام کی اس حرکت کی بنا پر اسرائیلیوں کو وہی نقصان اٹھانا پڑا جو بلعام لعنت کر کے اسرائیل کے لئے کرنا چاہتا تھا۔(گنتی 25:1-5) اس لئے یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے جب خدا اپنے لوگوں کو سزا دے یا اس کا ہاتھ اپنے لوگوں کے خلاف ہو۔کیونکہ وہ اپنے مقدسین میں گُناہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اِس لئے ہم سب کے لئے وقت ہے کہ ہم توبہ کریں۔

کھُلے عام بدکرداری

جب ہم تھواتیرہ کی کلیسیاء کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ایسی شرمناک صورتحال اور پریشان کُن حالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہم اُس کو خدا کی کلیسیاء ماننے کو مشکل سے تیار ہوتے ہیں پھر بھی خُداوند اس سے بات کرتا ہے کیونکہ اس میں اس کا نام موجود ہے۔ وہ دُنیا میں کلیسیاء ہونے کا پیغام دینے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی حالت عام اخلاقی حالت سے گئی گزری تھی۔جب کہ یہی وہ کلیسیاء تھی جو کبھی مُحبت اور شفقت کے جذبے سے سرشار تھی اور اب بھی اُس میں ایک ایسا بقیہ موجود تھا جو وفاداری سے خدا کے حضور اس کلیسیاء کی تباہ شدہ حالت پرغم کھاتے اور افسوس کرتے تھے۔

کیا ایسی کلیسیائیں آج موجود نہیں؟ کیا آج کل بھی شدید برائیوں کو مسیحی حلقوں میں کہیں کہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے اور گھر کو کوڑھ سے پاک صاف نہیں کیا جا رہا بہت سے امیر لوگ غلط کاریوں میں ملوث ہوتے ہیں اور گھر اور کلیسیاء کے لئے بربادی کا باعث بن جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں بیماری جتنی شدید ہو اس کا علاج بھی اتنا ہی گراں اور تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔اِس لئے خُدا آج بھی توبہ کے لئے پکار رہا ہے۔اور جب تک ناداستی سے لوگ باز نہ آئیں اور توبہ نہ کریں وہ کیسے برکت پائیں گے؟

تھواتیرہ میں کھلے عام بدکرداری کا مسئلہ بھی تھی جو بے حد سنگین بھی تھا۔جس طرح بُت پرست لوگ اپنی بدکرداری اور بدکاری کو سرانجام دیتے تھے یہاں اس سارے عمل کو بڑی مذہبی پاکیزگی کا نام دے کر سرانجام دیا جاتا تھا۔اور بڑی

شخصیت کی حامل فینیکی شہزادی ایزبل کو یہاں مثال اور علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے (ا۔سلاطین 6/:)۔ اس نے بھی یہوواہ کی پرستش کی جگہ اپنے بتوں کی پرستش بنی اسرائیل سے کروائی تھی۔ اسی طرح اس کلیسیاء میں بھی ایسی صورتحال ہوچکی تھی کہ خُداوند کو کہنا پڑا کہ، ''میں نے اُسے بدکرداری سے توبہ کرنے کا موقع دیا مگر اُس نے توبہ نہ کی۔ اِس لئے میں اُسے بستر پر ڈالتا ہوں اور جنہوں نے اس کے ساتھ حرامکاری کی اُن سب کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں'' پڑھیئے (مکاشفہ 2:)

آخری الفاظ پھر بھی امید افزا ہیں خداوند نے مکمل طور پر انہیں ردنہیں کیا۔ خُداوند کتنا بھلا، مہربان اور تحمل کرنے والا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ آج کی کلیسیائیں اُس کی آواز کو سُنیں، توبہ کریں اور ہر برائی کو کلامِ خدا کی روشنی میں لاکر اُس سے چھٹکارا پائیں۔ تاکہ پھر یقینی بیداری آئے اور لاچار اور بیمار کلیسیائیں پُرزور اور قُوت سے بھرپور ہوکر دنیا میں یسوع مسیح کی گواہ بن سکیں۔

اِلٰہی زندگی سے دور

سردیس کی کلیسیاء میں ایک مختلف صورتحال نظر آتی ہے۔ وہ بیرونی طور پر بالکل دُرست حالت میں نظر آتی ہے وہاں کسی قسم کی غلطی اور گُناہ اور غلط رسومات کو نہیں مانا جارہا اور نہ ہی اُن کو برداشت کیا جارہا ہے مگر یہ سب رسماً اور ٹھنڈے انداز میں کیا جارہا ہے۔ جو روحانی موت کا بہت بڑا نشان تھا۔لیکن یہ بات بھی ظاہر تھی کہ وہ کلیسیاء کبھی مسیح کے لئے بڑی پُرجوش اور زبردست کام کرتی تھی۔ پھر بھی اس کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ **''یاد رکھ کہ تونے کس طرح تعلیم پائی اور سُنی تھی اس کو تھامے رہ اور توبہ کر۔۔ ورنہ میں تُجھ پر آپڑوں گا''** پڑھیئے (مُکاشفہ 3:3)

بیداری کے زمانے میں بہت سی کلیسیائیں سچائی پر بڑے جذبے سے قائم رہتی ہیں اور ہر ایک رکن بڑی جرأت اور دلیری سے معمور ہوتا ہے۔ بشارت کا کام موثر انداز میں ہوتا ہے اور خدمت کے مختلف شعبہ جات میں رُوح سے معمور ہوکر خدمت بھی ہورہی ہوتی ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ سب بدلنے لگتا ہے۔ حقیقی قوت کی جگہ رسمی انداز لے لیتا ہے اور روحانی گرمجوشی ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے۔ بائبل کی منادی کی جگہ تعلیمی معیار پر زور دیا جانے لگتا ہے اور جانوں کو بچانے کے بوجھ کی جگہ کامیابی اور ترقی حاصل کرنا اہم رہ جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ دوبارہ سے انجیل کی منادی کا کام درست طور پر کیا جائے تو پھر خدا کی طرف رجوع لانا ہوگا اور ایسی توبہ کرنی ہوگی کہ دعائیہ کمرے اور کوٹھڑیاں بھر جائیں اور کلیسیائیں اپنے گھٹنوں کے بل ہو جائیں جب تک کہ خدا آسمان کے دریچے کھول کر رُوح القدس کی بھاری برسات نہ برسادے!

''اپنے کام کو بیدار کر، اے خدا، اس موت کی نیند سے ہمیں بیدار کر اپنے روح کے وسیلے سے یہ ممکن کر تو ہم جیئں گے۔''

ہماری دعا یہی ہونی چاہیے اور خُدا فِلدِلفیہ کی کلیسیاء میں کوئی قصور نہیں دیکھتا اِس لئے اُس کی وفاداری کو سراہتا اور انعامات کا وعدہ کرتا ہے۔

رُوحانی جذبے کی کمی

لودیکیہ کی کلیسیاء ٹھنڈی پڑی ہوئی تھی یعنی وہ گرم سے ٹھنڈے ہوتے چلے گئے تھے اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے ہم بھی ایسا ہی کرتے۔ روحانی جذبے کو قائم رکھنے کے لئے ہیں اپنی کمزوری کا مسلسل احساس رکھنا ہوگا۔ دُعا میں بہت سا وقت صرف کرنا اور کلامِ خدا پر پُورا بھروسہ کرنا ہوگا اگر ذاتی اور شخصی دُعا میں کمی آئے گی تو ہم بہت جلد سرد پڑنے لگیں گے اور ہماری کلیسیاء بھی ہمارے جیسی ہوتی جائے گی۔ ایسی حالت جو لودیکیہ کی کلیسیاء کی حالت جیسی ہے اس میں یہ احساس نہیں رہتا کہ ہم توبہ کریں۔ جیسا کہ ہوسیع کے زمانے میں اسرائیل کی حالت تھی کہ خدا نے یہ فرمایا "اُس کو خبر نہیں اور بال سفید ہونے لگے پر وہ بے خبر ہے" (ہوسیع 7:9)۔ جیسے سمسون سے طاقت جاتی رہی تھی اور اُس کو خبر نہ تھی لیکن غلطی کس کی تھی؟ دونوں حالتوں میں اِنسانوں نے یعنی خُدا کے لوگوں نے غلطی کی۔ اِس لئے خُدا فرماتا ہے کہ "میں جتنوں سے پیار کرتا ہوں اُن کو متنبہ بھی کرتا ہوں "اِس لئے ہوش میں آئو اور توبہ کرو" (مُکاشفہ 19:3) اِس کے علاوہ اور کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے کیوں کہ جس نے سب کچھ بنایا اُس کو دھوکہ دیا گیا ہے وہی دروازے پر کھڑا ہے۔ یہ کلیسیاء کے دروازے پر کھڑا ہے وہ کسی انفرادی شخص کا معاملہ نہیں ہے وہ دوبارہ رفاقت بحال کرنا چاہتا ہے اور اِس کے لئے دروازہ کھولنا ہوگا اور وہ صرف توبہ کے وسیلے یعنی کلیسیاء کی توبہ کے وسیلے کُھل سکتا ہے۔ پڑھیے (یسعیاہ) کیونکہ خدا صرف اُن لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنا چاہتا ہے جو اس کا خوف مانیں اور اُس سے پیار کریں اور اُس کی باتوں پر دِل سے عمل کریں۔ کیونکہ اُس نے بڑی محبت سے یہ فرمایا "اگر کوئی شخص مُجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ میرے حکموں پر عمل کرے گا" (یوحنا 14:23)۔ اب یہ کیسی شرمندگی کی بات ہے کہ خُداوند کو دروازے کے باہر کھڑا رہنے دیا جائے، جیسے غزل الغزلات میں دُلہا باہر کھڑا تھا اور کہتا ہے "میرے لئے دروازہ کھول" (غزل الغزلات)۔ مگر ہم سُست اور ٹھنڈے پڑے ہوئے ہیں ہم اُس کو اندر بُلانے سے قاصِر ہیں۔ "اس لئے ہوش میں آؤ اور توبہ کرو"

دلوں میں آگ

بلی سنڈے (Billy Sunday) ایک زبردست مبشر ایک خوبصورت واقعہ سُناتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک دہریہ ایک چرچ کو بچانے کے لئے بھاگا جارہا تھا کیونکہ اس کو آگ لگی ہوئی تھی کسی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ حیرت ہے تم بھی چرچ جارہے ہو تو اُس نے کہا کہ میں نے پہلی بار چرچ کو آگ لگے دیکھی ہے۔

اس لئے نہ جانے کتنے افراد منتظر ہیں کہ ہر مسیحی کے دل میں آگ ہو اور اُس کی تپش سے وہ مسیح کو قبول کرلیں اِس لئے کیا آپ کے دل میں مسیح کی محبت کی آگ جل رہی ہے؟ اگر نہیں تو توبہ کریں اور خدا سے آگ مانگیں کیونکہ بہت سے لوگ اُس آگ کے جلنے کے منتظر ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆